

# خوابِ پیشان

منشی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے

مطبوعہ مخارپر ننگ وکس کلفٹو۔ یا اتمام طالب علی ٹھیکیدار

# عرض حال

تقریباً ۳۵ سال کا عرصہ ہوا کہ میرے والد محترم منشی امیر احمد صاحب علی بی بی نے شیکسپیر، شہر پور، رام پور، سمنائٹس ڈسٹرکٹ کا ترجمہ کیا تھا اور اسکو منشی سجاد حسین مرحوم ایڈیٹر آف ۵۰ پیچے نے ایک مختصر تعارف کے ساتھ اپنے موزاخبار سن شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ ۶ اگست ۱۹۱۷ء سے ۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء تک بالاقساط اودھ بیچ میں چھپا تھا اور بہت مقبول ہوا تھا۔

مجھ کو اتفاقاً اسکی زیارت اودھ بیچ کی ایک چرائی جلد میں نصیب ہوئی اور دل نے شانا کہ میں اس متبرک کہ خول گمنا میں رہنے والوں درمختار عام شہزادوں یہ والد ماجد کی ابتغائی تالیف ہے اور انھوں نے اسپر نظر ثانی سے بھی انکا کر دیا۔ لہذا بغیر ترمیم و تحریف کے اسی طرح شائع کیا جاتا ہے جس طرح ۳۴ سال پہلے چھپا تھا۔

خاکسار

منیر احمد علوی قادری ناظر

کتب خانہ امیر محل۔ لاہوری ضلع لکھنؤ  
۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء

# تعارف

اردو کو مقربانے۔ مال مال کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ  
جہانگیر ہو سکے اعلیٰ لٹریچر اور علوم و فنون کی تصنیفات اُس میں  
ترجمہ ہوں۔ اودھ پنچ کے لائق لٹریسی معاونین نے اکثر اس خدمت کو  
انجام دیا ہے۔

مولوی ارتضیٰ علی صاحب شرر اکثر انگریزی نظموں کا ترجمہ  
اردو نظم میں فرماتے ہیں۔ بابو جلال پرشاد صاحب بی۔ اے۔ برق کے ترجمہ  
اقبیلو فیروز گلنارہ اور مشوق فرنگ (ترجمہ روٹیو جولیٹ) سے اردو داں  
یکلخت آگاہ ہے۔ یہ ترجمہ شکسپیئر کے ڈرامے ٹیمونائٹس ڈریم کا چوتھا ہے  
نوعمر عزیز مولوی امیر احمد صاحب بی۔ اے نے اودھ پنچ کو مرحمت فرمایا ہے  
غالب ناظرین اس امر کی یاد دہانگی کہ انگریزی ملک الشعراء کے خیالات کے  
خوبی و محنت و مشقت سے اردو میں لائے گئے ہیں و زبان اردو کا لطف بھی  
ترجمے کی کنکاش میں باقیہ سے نہیں جانے پایا ہے۔

سجاد حسین

مشقول اذ اخبار اودھ پنچ ص ۷۷ جلد سبب و چہارم

نمبر ۳۳ طبع ۶ اگست ۱۹۱۷ء

# اشخاص طرہ

ایٹھنس کا ڈیوک

ہر سیا کا باپ

{ ہر سیا کے عاشق

دار و نہ عشرت

{

جولایا

لوہار

تفانی

در دہی

ایٹھنس کی ملکہ اور ایٹھیس کی مشوقہ

ایٹھیس کی لڑکی اور لائسنڈر کی عاشق

ٹوپیٹرس کی عاشق

پریوں کا بادشاہ

پریوں کی ملکہ

ایک مسخراجن

ملائین

تقیس

ایٹھیس

لائسنڈر

ٹوپیٹرس

فلایسٹریٹ

کوئینس

ایٹھنس

یائتم

فلینورٹ

اسنا کوٹ

اسٹارڈینک

سایلیٹا

ہر سیا

ہیلین

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس

ایٹھیس



## پہلا ایکٹ

### پھلا سین تھیس کا محل

تھیس پہا لیٹا۔ فلاسٹریٹ۔ اور درباری داخل ہوتے ہیں۔  
 تھیس۔ اے خوبصورت پہا لیٹا۔ اب ہماری شادی کا زمانہ قریب آگیا  
 ہلال میں چاہی دن باقی ہیں۔ اُف وہ! یہ چاند کس قدر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے جس طرح سونہلی  
 نے اپنے شوہر کے نوجوان لڑکے کو روپیہ دینے میں پس و پیش کرتی ہے اسی طرح  
 اندھیری خواہشیں پوری کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اور میرے دل کو دکھاتا ہے۔  
 پہا لیٹا۔ یہ چار دن نہایت جلد ختم ہو کر رات بن جائیں گے اور یہ چار دن اب آسانی سے  
 ڈرگٹ جائیں گی۔ اور تب چاند ایک نقرئی قوس کی شکل میں مروج فلک پر مہوید ہو کر ہماری  
 فرات کی مبارک رات کی سیر کرے گا۔

تھیس۔ اے فلاسٹریٹ جا۔ اور ہمارے دارالسلطنت کے نوجوانوں کو عیش  
 لئے تیار کر۔ ہر شخص کو خوش اور سرور ہونے کے لئے آمادہ کر اور رنج و غم کو خیال  
 ہمارے شہر سے خارج کر دے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے جشن کے وقت کسی جگہ  
 بگی یا افسردہ دلی کا ذکر آئے۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

اے ہالیتائیں نے تجھ پر جو رشید اپنے قابو میں کیا ہے۔ اور تجھ کو رنج و نقصان پہنچا کر  
 رے دلبر قہ پائی ہے۔ لیکن اب تیری شادی بڑی شان و شکوہ جشن و جلوس سے  
 کروں گا تاکہ پرانی تکلیفوں کا کسی قدر معاوضہ ہو جائے۔

(ایکبیس۔ سہریا۔ لائسنڈر۔ اور ڈیوئیس داخل ہوتی ہیں)

ایکبیس۔ سہرا شہرہ آفاق ڈیوئیس تمہیں شاد و خرم ہے۔

تھیلیس۔ اے نیک بخت ایکبیس خوش آمدی۔ اسوقت تیرے آئینہ کیا سبک  
 ایکبیس۔ میں اسوقت سخت رنج و غم میں مبتلا ہوں اپنی لڑکی ہریا کی شکایت کرنا  
 کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں حضور! میں نے ڈیوئیس کو اجازت دی ہے کہ میری  
 لڑکی سے شادی کرے۔ اور اس شخص نے جو سامنے بکڑا ہے اور جب کا نام لائسنڈر  
 میری لڑکی پر جادو کر دیا ہے۔

اے لائسنڈر! تو نے میری لڑکی کے سامنے عاشقانہ اشعار پڑھ کر اور شائین  
 تیار کر کے اس کا دل مجھ سے پھیر دیا۔ تو شب و روز میں اکثر اسکی کھڑکی کے نیچے  
 آواز میں اپنے مصنوعی عشق کے اظہار کے لئے اشعار پڑھا کرتا تھا۔ تو نے اپنے بال  
 چلوں۔ انگوٹھوں۔ کھلونوں۔ گلدستوں۔ وغیرہ کی وجہ سے جو کمسنی میں اظہار  
 کے لئے قاصد یا مہر کا کام دیتے ہیں۔ اسکی عقل و حواس پر قبضہ کر لیا۔

تو نے چالاکی سے میری لڑکی کا دل چھلایا اور اسکو جفا طاعت میری کرتا چاہنے  
 اور اور ضد سے متعلیٰ کرنا۔ اے مہر مار۔ ڈیوئیس! اگر اسوقت آئیے سامنے

ڈیٹرس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر گئی تو یونان کے قدیم قاعدہ کے موافق میں داد خواہ ہونگا۔ یعنی میری رزکی یا تو میری مرضی کے موافق شادی کرے یا اپنی جان دے۔ مجھ کو اپنی رزکی کے ساتھ ہر طرح کے سلوک کا اختیار ملتا چاہئے۔

تھیسس۔ کیوں ہر میا۔ ڈکیا کہتی ہے؟ مجھ کو اپنے باپ کی عزت بے مثل ایک دیوتا کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ تیرے دعو کا باعث ہے۔ اور اسکی نظر میں تیری وقعت ایک سو م کی غیبیہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ جب کا قانم کرنا اور ٹھانا درست رکھنا بگاڑ دینا۔ اُنکے ہاتھ میں ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ دیکھ ڈیٹرس ایک قابل اور شریف نوجوان ہے۔

ہرمیا۔ مگر لائسنڈیس بھی یہ اوصاف موجد ہیں۔

تھیسس۔ بجائے خود وہ بھی بے مثل ہے لیکن اس معاملہ خاص میں چونکہ تیرے باپ نے اُسکو پسند نہیں کیا لہذا ڈیٹرس کو ترجیح ہے۔

ہرمیا۔ میں چاہتی ہوں کہ کاش میرا باپ میری آنکھوں سے دیکھتا۔

تھیسس نہیں مناسب یہ ہے کہ تیری آنکھ اُس طرف اُٹھے جدہر تیرے باپ کی نظر ہرمیا۔ آپ میری اسوقت کی گستاخی معاف فرمائیں میں نہیں جانتی کہ کس اہم شخص نے مجھ کو اس قدر جبری کر دیا ہے اور نہ مجھ کو معلوم ہے کہ ایسے جمع میں اپنے خیالات ظاہر صاف ظاہر کرنے سے میری شرم و حیا پر کس حد تک طعنہ زنی ہو سکے گی۔ لیکن میں آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اگر ڈیٹرس

کرنے سے میں انکار کروں تو جھکوانہا ہے سزا کیا ملے گی۔

تھیسس۔ جان دنیا مردوں کی محبت سے زندگی بھر محرز بننے کی قسم کھانا۔ اسے خوبصورت ہرمیا اپنی خوابشات کو جانچ لے۔ اپنی کسی پر غور کر لے۔ اور سوچ لے کہ باپ کی اطاعت کرنا آسان ہے یا تمام عمر کے لئے ننوں کا لباس غصہ اختیار کرنا اگر خاناہ کے سایہ دار درختوں میں آشیانہ بنانا۔ نام دنیا سے الگ ہو کر نقل کو ٹھریوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور سربے فض چاند کے سامنے ٹھگین آواز سے نہ سرائی گنا بہت اچھا ہے اور وہ لوگ بڑے متبرک ہیں جو اپنی خواہشات پر اس قدر غلبہ حاصل کر لیں کہ تمام عمر کے واسطے لذات دنیوی سے علیحدہ ہو جائیں لیکن دنیا ہی کہتی ہے کہ جس گلاب کی خوشبو انسان کے کام آئے وہ اس پھول سے اچھا ہے جو خار دار شاخ پر آگے شگفتہ ہو۔ اور مڑ جھا جائے۔

ہرمیا۔ حضور جھکو بھی اپنی زندگی اسی طرح بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن اپنا مالک دے آقا اس شخص کو نہیں بناؤں گی جس کی حکومت، بالآخر قبول کرنا میل دل پسند نہیں کرنا۔ تھیسس۔ صبر کرو اور اس قدر عجلت ترک کر دے۔ جس دن مینا مہینہ شروع ہوا اور عشق و محبت کی دھڑکن ہمارے لئے بالاسمحکام ہمارے اور ہماری مشوقہ کے درمیان قائم ہو جائے۔ اس دن ٹیڈیٹس کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہونا یا مجرم حکم عدالتی سزا سننے کے لئے آنا۔ ہو کر آنا یا چند سال کی عبادت گاہ میں تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم کھانا۔ خوبصورت ہرمیا اپنی سزا چھوڑ دے۔ اور تو بھی لاکھ ٹیڈیٹس کی اور

دیوانگی کا میرے عشق کے سامنے خیال نہ کر  
لائسنڈر۔ تم کو ہر مہیا کا باپ پسند کرتا ہے۔ تم اسی کے ساتھ شادی کر لو اور ہر مہیا کو  
میرے لئے چھوڑ دو۔

اچھیں۔ اے قابل نفرت لائسنڈر۔ میں بینک ڈیپٹرس کو پسند کرتا ہوں اور جو کچھ میرے  
قبضہ میں ہے وہ اُسکا ہے۔ ہر مہیا میری لڑکی ہے اور بلینڈ رائن تمام حقوق کے جو مجھ کو  
اسپر حاصل ہیں میں اپنی لڑکی ڈیپٹرس کو دوں گا۔

لائسنڈر۔ اے میرے سردار۔ میں ایسا ہی عالی نسب ہوں جیسا کہ ڈیپٹرس ہے۔  
بلحاظ عزت و جہت۔ قربت کے میں اس کے برابر ہوں۔ میرا علاقہ دجاگدا اگر اُس کو  
زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ میرا عشق اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور علاقہ ان فضول  
لن ترانیوں کے میرے عشق میں سب سے زیادہ مفید امر یہ ہے کہ نوبھورت ہر مہیا مجھ کو  
پسند کرتی ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ میں اپنا عشق طلب نہ کروں۔ میں ڈیپٹرس کو بدبرد  
کہتا ہوں کہ اُس نے نیڈار کی لڑکی ہیلن سے عشق پیدا کیا ہے۔ اس کے دل پر فتح مکمل  
کی ہے۔ وہ شیریں کھام لیڈی اسپر شیدا ہے۔ اور اس متلون المزاج نوجوان کی دیوانہ  
پریش میں مجنون ہو رہی ہے۔

تھیمپس۔ بے شک۔ میں نے بھی اسکے متعلق سنا ہے۔ او ڈیپٹرس سے اس بارہ میں  
کچھ کہنے کا میرا ارادہ تھا۔ لیکن بوجہ کثرت کار و بار کے یہ بات میرے ذہن سے اڑ گئی۔  
اگرچہ وہ ایک بڑا بڑا شخص ہے۔ مگر اس کا خفیہ نفعہ مجھ کو نا منظور ہیں۔

اے ہرمیا تو اپنے خیالات کو باپ کی اطاعت کے لئے تیار کر دینا۔ یونان کا قانون جسکو ہم کی طرح ترک نہیں کر سکتے۔ یا تو سترائے موت کا حکم دے گا یا تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم لے گا۔ آؤ ہپالیٹا۔ اب چلیں۔

(سولائس نڈر اور ہرمیا کے سبک تو ہیں)

لائسنڈر۔ اے میری محشوقہ تیرے رخسار کیوں زرد ہو گئے ہیں؟ صبر کر گھبرانے سے کیا حاصل ہے؟ عجب ہے کہ یہ سرسبز شاداب گلاب کے پھول اس قدر جلد مرجھا جائے ہیں ہرمیا۔ غالباً پانی کی قلت سے یخشک ہو گئے ہیں۔ لیکن اپنی چشمِ خونبار کے سیلاب سے ہاتھ بھی تروتازہ کر دوں گی۔

لائسنڈر۔ افسوس! جو کچھ میں نے اب تک پڑھا ہے یا بذریعہ قصص و تواریخ کو سنا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عشق صادق میں کبھی آسانی سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ یا تو عاشق معشوق کے سلسلہ نسب میں باہم اختلاف عظیم ہوا۔

ہرمیا۔ افوہ! سخت امتحان ہے کہ ایک عالیخانہ ان شخص کسی کینہ کا بندہ عشق ہو۔

لائسنڈر۔ یا عاشق و معشوق کے سن و سال میں بحد فرق ہوا۔

ہرمیا۔ آہ! بڑی نصیبی ہے کہ جوان و پیر میں رابطہ الفت قائم ہو۔

لائسنڈر۔ یا عاشق و معشوق نے نیز ایک دوسرے کو دیکھے اور فنِ ثانی کا نشا یافتہ صورت و دستوں کے کہنے سننے سے عشق شروع کر دیا۔

ہرمیا۔ بے سخت جہاں ہے اگر عشق کے سے ضروری معاملہ میں دوستوں کے

قول پر اعتماد کیا جائے۔

لائسنڈر۔ اگر ان سب باتوں میں موافقت ہوئی۔ تو لڑائی۔ فساد۔ موت۔ یا بیماری نے کوشش شروع کی کہ عشق میں ناکامی ہو۔ اور عشق سایہ کی طرح تیز رفتار خواب کی طرح مختصر یا اُس بجلی کی طرح سرخ الزوال ہو جائے جو اندھیری اور بھیاں کرات میں دُفعتہ ظاہر ہو کر چکا چوندھ پیدا کر دیتی ہے اور قبل اسکے کہ انسان کو اس کہنے کا موقع ملے کہ ”دیکھو“ پردہ ظلمت میں نہاں ہو جاتی ہے۔

سرمیا۔ اگر عاشقان صادق کو اس دارنا پائدار میں ہمیشہ حسرت ہی نصیب ہوئی ہے تو ہم کو بھی صبر اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ غالباً عشق کے ساتھ علاوہ آہ سرد۔ رنگ زرد چشم تبر۔ خواب غم۔ خیال الم کے ناکامی بھی لازمی ہے۔

لائسنڈر۔ بیشک اپنے دل کو اسی طرح سمجھانا چاہئے۔ جگو اس وقت خیال آیا کہ دارالسلطنت نے سات کو س کے فاصلہ پر میری ایک بیوہ پہنچی رہتی ہے جو نہایت دولت مند ہے اور بوجہ لا ولد ہونے کے میرے ساتھ سلوک فرزندانہ کرتی ہے۔ ہرمیا اگر تو منظور کرے تو وہاں ہماری شادی ہو سکتی ہے اور یونان کے عت قانون کا بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر تجھ کو مجھ سے محبت ہو تو کل رات کو اپنے باپ سے چھپکر نکل آ۔ اور جنگ میں شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر میں تیرا انتظار کروں گا۔ تجھ کو یاد ہو گا کہ ایک تیرے جند سوم عبادت بجالانے کیلئے میں ہیلن کے ساتھ تجھ سے جنگ میں ملا تھا بس وہی وعظ کی جگہ ہے۔

ہر مینا۔ اے لائسنڈر! میں کیونپڑ کی سب سے زیادہ مضبوط کمان اور اُس کے سب سے زیادہ یغنیس سنہرے تیر کی قسم کھاتی ہوں۔ میں، مینس کے کبوتروں کی عصمت اور بیگناہی کو شاہد بناتی ہوں۔ میں اسکو گواہ کرتی ہوں جو ادراخ میں تعلق کا باعث ہے اور عرش میں کامیابی عطا کرتا ہے۔ وہ تمام قول و قرار عہد و پیمان جو حیلہ جو اور وفا پیشہ مردوں نے بھولی اور نابھجھ عورتوں سے کئے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد بالقصد انکو شکست کیا اور اور جو حیثیت مجموعی شمار میں ان تمام الفاظ سے زائد ہوں گے جو خلقت عالم سے لیکر اقشہ تک عورتوں کی زبان سے بھی نکلے ہوں میری طرف سے ضامن ہیں کہ کل جائے مقوم پر تم سے ضرور ملوں گی۔

لائسنڈر۔ اپنا وعدہ بھول نہ جانا۔ دیکھو ہیلن آتی ہے۔

(ہیلن داخل ہوتی ہے)

ہر مینا۔ خوبصورت ہیلن خدا انکو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ کہاں جاتی ہو؟  
ہیلن۔ تم مجھکو خوبصورت کہتی ہو۔ اس لفظ کو تبدیل کر دو۔ کیونکہ ڈیمیسٹرس تھا یا جین

قدیم یونانی عشق کے دیوتا کو کیونپڑ کہتے تھے۔ اسکا خیال تھا کہ کیونپڑ ایک کسینا بننا لڑکا سے جس کے ہاتھ میں دو حیرت کمان انسان کے شکار کرنے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اسکی بار بڑھیر پر ہیں جن سے وہ اڑتا پھرتا ہے۔

سہ دینس سے مراد جن کی دیوی ہے جسکا ہوائی تخت ہمد کو زیا فاختہ کے اڑتا تھا۔ اور یہ دو نو پرندہ معصوم مانے جاتے تھے۔

سہ شایہ شیکسپیر نے ہندوستان کا زیا چرت نہیں سنا تھا۔ یا ان عورتوں سے صرف تلایت



پسند کرتا ہے۔ اسے خوش قسمت حسین ہر میا تھاری آنکھیں راہنما ستاروں کی طرح روشن ہیں اور تھاری زبان کے شیریں الفاظ اُس کو سے کے نغمہ سے بھی زیادہ دلکش ہیں جو موسم بہار میں گلہ بانوں کو مست کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بعض اہل حق مستی ہوتے ہیں۔ کاش حسن میں یہی صفت ہوتی اور تھاری خوبصورتی کا بھرپور اثر چھاتا۔ میرے آنکھ کان سب تمھارے سے ہو جاتے اور میری زبان میں تمھاری شیریں گفتاری اُتر آتی۔ اگر تمام دنیا میرے قبضہ میں ہوتی تو سو اے ڈیٹرس کو ہر چیز میں اس لئے قربان کر دیتی کہ تمھارے اوصاف مجھ میں آجائیں۔ تم مجھ کو بھی سکھائے۔ تم ڈیٹرس کی طرف کس نظر سے دیکھتی ہو۔ جو اُس کا دل بے قابو ہو کر تمھارا محکوم بن جاتا ہے۔ ہر میا میں اُسکے سامنے تیوریاں چڑھاتی ہوں اور غصہ ظاہر کرتی ہوں لیکن وہ لاش سے باز نہیں آتا۔

**ہیلن۔** کاش میرے مسکرانے میں وہ اثر ہوتا جو تمھارے مسکرانے میں ہے۔ ہر میا میں اسکو طعنہ دیتی ہوں۔ بڑا بھلا کہتی ہوں۔ لیکن وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ **ہیلن۔** کاش میری التجا اور خوشامد سے وہ نتیجہ نکلتا جو تمھاری سخت زبانی سے حاصل ہے۔

**ہریا۔** جتنی زیادہ میں اسکی حقارت کرتی ہوں اتنا ہی زیادہ میرے پیچھے چلتا ہے۔

**ہیلن۔** جتنی زیادہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ میرے پیچھے چلتا ہے۔

سکی بے وقوفی یا دیوانگی میں میرا کوئی قصور نہیں۔

صرف تمھارے حسن کا قصور ہے۔ کاش یہ باعث قصور میری پاس ہوتا۔  
مخوش ہو۔ اب آئندہ سے ڈیٹرس میری صورت نہ دیکھے گا کیونکہ میں لاسٹڈ  
یہاں سے بھاگی جاتی ہوں!

لاسٹڈ کو دیکھنے سے قبل جھکوا اس شہر میں جنت کا مزا آتا تھا۔ مگر میرا عاشق  
معلوم کیا وصف ہے کہ اُس نے بہشت کو میری نظریں دوزخ سمجھ کر دیا۔  
نڈر۔ ہیلن تم سے ہم اپنا راز صاف صاف بیان کئے دیتے ہیں۔ کل رات کو  
ماہتاب کا عکس پانی میں پڑ کر اپنا سمولی دل قریب اثر پیدا کرے گا جس  
نقیبہ پر شبنم کو قطرے موتیوں کی طرح پکتے ہوں گے اور جہوقت عاشق کو  
ہپ سکتا ہے ہم دونوں چھپ کر نکل جائیں گے۔

جگل میں لہجہاں اکثر ہم تم خوبصورت پھولوں کی کاریوں پر لیٹ کر بچپن کے  
باہم بیان کرتے تھے ہمیں لاسٹڈ سے ملوں گی اور اسی وقت یہاں کو جھک  
نئے جلسوں اور نئے دوستوں کی صحبت میں رہنے کے لئے سفر اختیار کر دوں  
ہیں۔ میں اب تم سے رخصت ہوتی ہوں ہمارے حق میں دعا کے خیر کرنا  
ہیں اپنے ڈیٹرس کے ساتھ خدا کا سیاب کرے۔

لاسٹڈ اپنے اقرار پر قائم رہنا۔ اب کل آدھی رات تک ہم دونوں

کی غذائے روحی یعنی ملاقات باہمی سے محروم رہیں گے۔

لائسنڈر۔ میں اپنا وعدہ ضرور یاد رکھوں گا۔

(ہر میا جاتی ہے)

ہیلین۔ اب میں بھی تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا کرے جس طرح تم ڈیپٹس <sup>ہر میا</sup> پر مشق ہو، اسی طرح وہ تپش پیدا ہو جائے۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہیلین۔ دنیا کی بھی عجیب حالت ہے کوئی خوش قسمت ہوتا ہے اور کوئی بد نصیب، تمام شہر میں ہر میا کا حسن میرے برابر سمجھا جاتا ہے لیکن ڈیپٹس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے وہ اس بات کو نہیں دیکھتا جو سوائے اسکے سب جانتے اور دیکھتے ہیں۔

جس طرح ہر میا پر عاشق ہونا اسکی غلطی ہے اسی طرح اس کے لئے دیوانہ ہونا

میری بیوقوفی ہے۔

عشق کی بھی عجیب کیفیت ہے بہت سی بے حقیقت اور کم اصل چیزیں جسکی ایک سجدہ آدمی کی نظریں کچھ وقت نہیں عشق کی بدولت بڑی قیمتی اور معزز ہو جاتی ہیں۔ بندہ عشق آنکھوں سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت دل کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہے اور اسی سبب سے کیوبڈ کو تصویر میں ہمیشہ نابینا بناتے ہیں۔ عاشق کو غور و فکر کرنے سے بے خبری کو دل دینے سے قبل آزما لینے کی بھی قابلیت نہیں ہوتی اور اسی سبب وہ محبت کو اظہار کے لئے اندھے کیوبڈ کے پر لگائے جاتے ہیں۔

کیونکہ لڑکا اس سبب سے فرض کیا ہے کہ اپنا معنوق انتخاب کرنے میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ جب طرح شریر لڑکے کھیل کود میں اکثر جھوٹی قسمیں کھاتی ہیں اسی طرح عشق سیکر لیا قول و قرار اور عہد و پیمان شکست کراتا ہے۔

دیکھو! ڈیسٹرس ہر مہیا کو دیکھنے سے قبل قسموں پر قسمیں کھاتا تھا کہ سولے میرے تمام دنیا میں کسی سے اسکو محبت نہیں ہے لیکن جب ان قسموں کی برفباری پر ہر مہیا کی گرمی کا اثر ہوا تو یہ بردست گھل گئی اور تمام قول و قرار پانی ہو کر بہہ گئے۔ اب اسوقت میں جا کر ہر مہیا کے بھاگنے کا حال اُس سے بیان کروں گی۔ اور وہ کل یقیناً اُسکے تعاقب میں جائے گا۔ اگر میرے اس خبر دینے سے وہ خوش ہوا اور شکر گزاری ظاہر کرے تو میں سمجھوں کہ بڑی خوش نصیب ہوں۔ اگرچہ اپنے ہمسن دوست کا راز ظاہر کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے لیکن اس حیلہ سے جنگل تک اُسکے ساتھ آنے اور واپس آنے کا موقع ملے گا۔ اور میرے لئے یہی باعث تسکین ہے۔

(جاتی ہے)

## دوسرا سین

کوئٹس کا مکان

(کوئٹس۔ انگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ اسٹاؤٹ۔ اور اسٹارویننگ فضل ہوتے ہیں)

کوئٹس۔ کیا ہماری کمپنی کے سب نوجوان موجود ہیں۔

باٹم۔ بہتر ہے کہ سب کے نام پر نچہ کاغذ کے موافق پڑھ دو۔

فٹ۔ باٹم بعض اوقات غلط ہوتا ہے۔ اور طرے رتے نامی اسٹارویننگ۔

کوئٹہ۔ یہ اکثروں کی فہرست ہے جسے بڑھکر تمام دارالسلطنت میں ہماری بادشاہ اور ملکہ کے جشن کے روز نمائش کرنے والا کوئی نہیں۔

باٹم۔ مناسب ہے کہ پہلے خلاصہ نمائش پڑھو۔ اسکے بعد ایکٹروں کے نام لو۔  
کوئٹہ۔ ہمارے تماشے کا یہ نام ہے۔

"ایک نہایت مضحک اور عجیب کھیل جس میں پریس اور تہیسی کی خطرناک درقابلہ سے موت کا بیان ہے۔"

باٹم۔ یہ نامک واقعی نفیس اور دلخراش ہوگا۔ اب ایکٹروں کے نام پڑھو اور اُسے کہو کہ کاشادہ ہو جائیں۔

کوئٹہ۔ جب میں نام پکاروں تم لوگ یکے بعد دیگرے بولتے جانا۔ نیک باٹم۔  
نوربات۔

باٹم۔ حاضر امیرے لئے کیا پارٹ مقرر کیا ہے۔  
کوئٹہ۔ نیکو پریس کا پارٹ کرنا ہوگا۔

باٹم۔ پریس کون ہے؟ مرد یا عورت؟ عاشق یا ظالم بادشاہ۔  
کوئٹہ۔ ایک عاشق ہے جو بڑی بہادری سے اپنی جان دیتا ہے۔

باٹم۔ اگر میں نے اس پارٹ کو دل لگا کر کیا تو چند آنسوؤں کی ضرورت ہوگی۔ حاضرین مجلس سے کہہ دیا جائے کہ اپنی آنکھوں کا خیال رکھیں کیونکہ میں طوفان بلاؤں گا۔  
ہاں! جو سامعین پر زیادہ اثر ہوا تو سلی کردوں گا۔ بہتر تو یہ تھا کہ مجھ کو غلطی

بادشاہ کا پارٹ دیا جاتا۔ کیونکہ میں ظالم بننا بہت پسند کرتا ہوں۔ اگر میں ہر قتل کا پارٹ کرتا یا کسی بلی کو قتل کرتا۔ تو لوگ ایسا محفوظ ہوتے کہ چوہے کی طرح چھپنے لگتے۔ میں لوں ایک کرکٹا (کڑاک کر) چیتھے چٹان۔ ہو نکتے ڈھیلے۔ تو میں تھلا۔

”قید خانہ کا“

”چاند کا مچان۔ دن دن چمکے۔“ دمکے سونٹا قسمت کا۔

یہ بہادرانہ کلام بادشاہ کے لئے مناسب ہے۔ عاشق کو رنج والہ مظاہر کرنا ہوتا ہے۔

اور اور نام پڑھو۔

کوئٹس۔ فلیوٹ۔ لویار

فلیوٹ۔ حاضر

کوئٹس۔ تھو تھسی کا پارٹ کرنا چاہئے۔

فلیوٹ۔ تھسی کون ہے؟ کوئی جہاں گردش۔ بہادر نوجوان نازک بدن سیم۔ کس لیٹی۔

کوئٹس۔ یہ پریس کی مشوقہ ہے۔

فلیوٹ۔ ناصاحب! مجھے عورت کا پارٹ نہ دو۔ میرے وارھی نکل آئی ہے

کوئٹس۔ کیا معاف تھ ہے؟ تم منہ پر نقاب ڈال لینا اور نرم آواز سے بولنا۔

باتم میں بھی اپنا منہ چھپا کر تھسی بن سکتا ہوں میں ایک نہایت ہی خطرناک نازک آواز سے بولوں گا اور آہستہ سے کہوں گا۔ پریس پریس کیا یہ پریس ہے؟ میں

تیری پیاری سبھی ہوں

کوئینس نہیں نہیں۔ بھگوانا ہی پارٹ کرنا چاہئے۔

باٹم۔ خیر تھاری خوشی۔

کوئینس۔ اسٹارڈیلنگ۔ درزی۔

اسٹارڈیلنگ۔ حاضر۔

کوئینس بھگوانا سبھی کی ماں بننا چاہئے » اسٹارڈیلنگ۔ قلعی گر »

اسٹارڈیلنگ۔ حاضر !

کوئینس بھگوانا پریس کا باپ ہونا چاہئے۔ اور میں تھریس کا باپ بنوں گا » ہنگ  
برہمنی تم شیر بنو بس تماشائی رہے۔

ہنگ۔ اگر تھارے پاس شیر کا پارٹ لکھنا ہو اس وجود ہو تو بھگوانا بھی سو دید و کوئنگ  
سیر حافظہ خراب ہے اور بھگوانا دیر میں یاد آتا ہے۔

کوئینس۔ شیر کا پارٹ تم اپنی طبیعت سے کر دینا کوئنگ اس میں سولے چھنے کے چکر ہیں  
باٹم۔ شیر کا پارٹ بھگوانا دو میں خوب کروں گا۔ ایسا جیخوں ایسا جیخوں کہ سب جائیں  
اور بادشاہ کہنے لگے کیاں ذرا پھر چھ دو »

کوئینس۔ تم اس پارٹ کو اس سختی سے کر دے کہ کلک اور تمام لیڈیاں ٹڈ جائیں گی۔  
جو ہم لوگوں کے پھانسی پانے کے لئے کافی ہے۔

باٹم۔ بے شک۔ اگر لیڈیاں ٹڈ گئیں تو پھانسی دینے سے زیادہ عمدہ کوئی سزا دے

پاس ہمارے لائق نہیں ہو سکتی۔ مگر میں اپنی آواز کو ایسا کر خست کروں گا کہ فاختہ یا ببل کی طرح بولوں گا۔

کوئینس۔ نکو پریس ہی بننا چاہئے کیونکہ پریس ایک خوبصورت۔ خوش پوشاک۔ خوش وضع نفیس مزاج نوجوان ہے۔ اور تمہارے سوا یہ پارٹ کوئی نہیں کر سکتا۔ باٹم۔ اگر تم لوگ امرار کہتے ہو تو میں ہی یہ پارٹ کر دوں گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ میں ڈارمی کس رنگ کی استعمال کروں۔ کوئینس۔ جو نمکوبہند ہو۔

باٹم۔ خاک کی داڑھی۔ نارنجی داڑھی۔ کالی داڑھی۔ زرد داڑھی۔ لال داڑھی چھوٹی ڈارمی۔ بڑی ڈارمی۔ فرنج ڈارمی نیچی ڈارمی۔ جرسن داڑھی۔ چینی داڑھی۔ انگریزی ڈارمی۔ منڈی ڈارمی۔ جڑھی داڑھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر طرح کی استعمال کر سکتا۔ کوئینس۔ تم خود ہی انتخاب کر لو۔ تمام استادوں سے اس وقت میری گزارش ہو کہ اپنے پارٹ کل خستہ قبل تیار کر لیں۔ اور کچل میں شہرے ایک میل کے فاصلہ پر مجھ کو ملیں۔ تاکہ ہوگ وہاں خفیہ طور پر اپنے پارٹ دہرا لیں۔ میں اس عرصہ میں خلاصہ تماشائیاں کے ڈیوک کے پاس روانہ کرتا ہوں۔

باٹم۔ ہم سب وہاں جمع ہوں گے اور نہایت بہادری اور سخاوت سوانا کام کریں گے۔ کوئینس۔ کل رات کو کچل میں شاہ بلوط کے درخت کے نیچے ملاقات ہوگی۔

باٹم۔ رخت۔



(سب جاتے ہیں)

## دوسرا ایکٹ

پہلا سین

دارالسلطنت کے قریب ایک جنگل میں

(ایک جانب سے ایک پری اور دوسری طرف سوکڑا پل ہوتے ہیں)

پاک۔ اے پری۔ تو اسوقت کہاں بھر رہی ہے۔

پری۔ پہاڑیوں۔ گھاٹیوں۔ جھاڑیوں۔ جنگلوں۔ باغوں۔ سینہ زاروں۔ طوفانوں

اور آتشکدوں میں چاند سے بھی زیادہ سریع السیر ہوں۔ اور ہر جگہ پھرتی رہتی ہوں

سیرے سپرد یہ خدمت ہے کہ ملکہ پرستان کے لئے سینہ زاروں پر شبنم کے قطرے کر

انگوٹھیاں تیار کروں۔ اسوقت قطرات شبنم کی تلاش میں جاتی ہوں تاکہ بعض رختوں

کے کانوں میں موتی لٹکا دوں۔ کیونکہ ملکہ سے اپنے ہمراہیوں کے بہت جلدیہاں اور دھوگی

اب رخصت ہوتی ہوں

پاک۔ آج بادشاہ کا بھی اسی جنگل میں عیش و عشرت کرنے کا قصد ہے اس لئے خبردار

اپنی ملکہ کو اس کے سامنے نہ آنے دینا کیونکہ اس خوبصورت شاہزادہ کے سب سے جگمگاہ چہرہ پر

اور اپنا خادم بنا رکھا ہے بادشاہ اس سے سخت ناراض ہے۔ ایسا خوبصورت تبدیل کیا ہوا

لے لے کر کے زمانہ تک دربار میں ماموئیل تھا اگر ہاں خوبصورت لوگوں کو چرا لے جاتی ہیں اور ان کی نگہ بدورت

دیکھ کر چلتی ہیں جو کچھ دلوں میں مرجاتے ہیں۔ یہ خیال تیس قدروں کے ساتھ ہندوستان میں بھی تھا اور اب بھی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک بیماری ایسی جو جو بچہ کو اٹھا لیتی ہے اور وہ سر پھوڑا جاتی ہے جو شہر کی

مجھ کو کبھی نہیں لائی تھی اور حاسد ابران چاہتا ہے کہ لڑکا اسکی فوج میں سردار بن کر رہے۔  
 اور اسکے ساتھ جنگلوں اور بیابانوں کی خاک پھانکا کرے۔ لیکن ملکہ اسکو باجبرائے پاس  
 رکھے ہو۔ اسکو بچہ لوں کا زیور بچھاتی ہے اور پیار کرتی ہے اسی سبب سے شہر یا جنگل۔  
 باغ یا بیابان میں کسی صاف چشمہ کے کنارے یا دلفریب چاندنی رات میں جہاں کہیں  
 بادشاہ اور ملکہ کا سامنا ہوتا ہے۔ باہم لڑائی ہونے لگتی ہے اور انکے مہر ای پر نزار خوف  
 کے مارے چھوٹے چھوٹے پھولوں میں گھس کے چھپ رہتے ہیں۔ —

پری۔ یا تو تیری صورت شکل پہچانتے میں مجھ سے بالکل غلطی ہوئی ہے یا تو وہی شری  
 اور بد معاش جن ہے جبکا نام رابن گڈفیلو ہے۔ کیا تو وہ جن نہیں ہے جو دیہات کی  
 کنواری لڑکیوں کو ڈرایا کرتا ہے؟ خوف دلانے کے لئے وہی تہتا ہے۔ چکی پیتا ہے  
 رات کے وقت سافروں کو گمراہ و پریشان کر کے انکی تکلیف پہنچاتا ہے؟ جو لوگ  
 سمجھ کو سردار جنات یا مہرمان پک کہتے ہیں انپر تو عنایت کرتا ہے۔ اور انکے کام  
 کر دیتا ہے۔

پک۔ تو سچ کہتی ہے۔ میں وہی آوارہ گرد سخا جن ہوں۔ میں ابران کو خوش کرنے  
 اور ہنسارنے کے لئے گھوڑے کی آواز بنا کر اور اسکی ہونگھا کر بڑے موٹے تازے گھوڑوں  
 کو ست کر دیتا ہوں۔ پک بک کرنے والی بڑھی عورتوں کے پیالہ شراب میں سوختہ  
 کرچک جانا ہوں اور جب وہ پیالہ اپنے منہ سے لگاتی ہیں تو اس دور سے اُپک  
 پڑا ہوں کہ شلب انکے کپڑوں پر گر جاتی ہے جب کوئی بڑھی عورت کوئی نگینہ

بیان کرتی ہوئی اور میرا ادھر گزرا تو فوراً تپائی بن جاتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دھوکے میں پھنس جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھی اور میں ہٹا۔ وہ گری اور قہقہہ پڑا۔ پھلو ایسے تاشوں میں بہت لطف آتا ہے دیکھو بادشاہ آ رہا ہے اسکے لئے جگہ خالی کر دو۔ پرمی۔ اُدھر سے میری مکہ بھی آ رہی ہے کاش بادشاہ اس وقت یہاں سی چلا جاتا۔

(ایک جانب سے آبران مع درباریوں کے داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے بیٹیا مع ہمراہیوں کے آتی ہے)

آبران۔ اے مغز و بیٹا شب بامہ میں تجھ سے ملکر میں خوش نہیں ہوا۔

بیٹیا۔ یہ کون؟ ماسد آبران ہے!۔ اے پرلویہاں سے بھاگ چلو میں نے قسم کھائی ہے کہ اسکے ہمراہی اور صحبت سے پرہیز کریں گی۔

آبران۔ اے بد معاش۔ آوارہ گرد ٹٹھہر جا۔ کیا میں تیرا خوشنور اور مالک نہیں ہوں؟ بیٹیا۔ اس حالت میں پھلو تیری بی بی بننا چاہئے لیکن میں جانتی ہوں کہ تو اکثر پست سے چھپ کر نکل جاتا تھا اور شکل انسانی اختیار کر کے دیہات میں گلہ بازوں کی چھوٹی لڑکیوں سے عشق بازی کیا کرتا تھا اور اب جی ہندوستان کے پرفضا میدان چھوڑ کر تو اس وقت کیوں آیا۔ ہے؟ صرف اس غرض سے کہ آوارہ اور بیغیرت پہاڑی تیری معشوقہ کی تہنیں سے شادی ہونے والی ہے اور تو ان دونوں کے بستر کو برکت

سنے۔ پرلوں کے قدم سے گہر میں برکت آتی ہے اور شادی بامہ کے موقع پر انکی موجودگی مبارک سمجھی جاتی ہے۔ اس قسم کے ایذا نیا لٹ معلوم نہیں کیسے تک کٹھن پہنچے۔ ہم

دینے اور عیش و آرام نصیب کرانے آیا ہے۔

ایزان۔ بیٹیا۔ جھکوپا لیتا کے ساتھ میرے عشق کا ذکر کرتے شرم نہیں معلوم ہوتی۔ حالانکہ تہیسیں کے ساتھ تیرے عشق و محبت کی داستان میں سن چکا ہوں اور تو بھی ہیں سے آگاہ ہے میں جانتا ہوں کہ تو نے بعض نازک وقتوں میں اسکو بچایا ہے اور جھکویہ بھی خبر ہے کہ تیرے ہی سبب سے اُس نے چند کمزوری اور خوبصورت لڑکیوں سے اپنے عہد و پیمان شکست کئے ہیں۔

بیٹیا تو نے رشک و حسد سے یہ جھوٹے قصے تصنیف کئے ہیں جو ہم ہمارے آئنا سے اس وقت تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ بھاڑوں۔ باغوں۔ جنگلوں۔ بنجرہ زاروں میں۔ یا چشموں دیاؤں۔ نہروں۔ سمندروں کے کنارے ہم نہ اپنے گلے کیلئے جمع ہوئے ہوں۔ اور تو نے اپنے بیہودہ شور و روش سے ہمارے لہو و لب میں خلل نہ ڈالا ہو۔ ہواؤں نے جب ہمارے گانے کی آواز نہ سنی تو موع باکر سمندر سے خواب گہرا اڑا لائیں جس سے دریا اس قدر بڑھ گئے کہ سیلاب کا اندیشہ ہوا۔ بیل محنت کرتے کرتے تھک گئے۔ بکسانوں کے پسینہ نکل آیا اور غلہ تیار نہوا۔ اگر سبز بایاں پلیدی ہو گئی پختہ ہوئے کی نوبت نہ آئی۔ گوشت اور گدھ بھیر ڈوں کا گوشت کھا کھا کر فرج ہو گئے۔ تمام دنیا کے لطف موقوف ہو گئے۔

چونکہ جھکونا چنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے سہرو پر قدم کے نشان بھی نہیں  
سان صبح اُٹھ کر جب سبزہ پریشان نہیں پاتے تو حیرت سے کہتے ہیں کہ ایک جاو

کھیل کیا ہوئے۔ اب کسی رات کو بھین نہیں گائے جاتے اسی سبب چاند نے جو طوفان کا مالک ہو۔ ہوا کو ایسا نرم کر دیا کہ تمام عالم میں بیاریوں کی کثرت ہے۔ اب موسموں کا تغیر بھی ایسی بے انتظامی سے ہوتا ہے کہ موسم بہار میں بالاکرتا ہے اور موسم خزاں میں پھول کھلتے ہیں۔ موسم بہار سرد۔ خزاں۔ گرم۔ سب اس طرح جلد جلد بدلتے آتے ہیں کہ دنیا حیرت میں گرفتار ہے اور موسموں کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔

یہ بے انتظامی ہمارے باہمی فساد کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے ذمہ دار ہم ہی تھے۔

آبرائے نکو اسکی اصلاح کرنا چاہئے۔ یہ سراسر تھارا قصور ہے۔ تم میری رائے کو خلاف کیوں چلتی ہو؟ میں صرف ایک بچہ مانگتا ہوں اور اسکو عزت دینے پر آمادہ رکھوں گا۔ بٹینا۔ ناظر جمع رکھو۔ تمام پرستان کے عوض بھی میں اس لڑکے کو نہ دوں گی۔ اس بچہ کی ماں نے میری بہت عبادت کی تھی۔ میں اس سے باتیں کرنے اور اسکا دل خوش کرنے اکثر ہندوستان جاتی تھی جس زمانہ میں وہ حاملہ تھی اور یہ بچہ اُسکے رحم میں تھا وہ میرے دل پہلانے کے لئے طرح طرح کے تہاتر کیا کرتی تھی مگر وہ فانی تھی اور قصائے الہی سے مرگئی۔ اب اُسکی یادگار میں میں اس بچہ کی پرورش کرتی ہوں اور ہرگز جدانکر دوں گی۔ آبرائے۔ اس جنگل میں تم کب تک قیام کرو گی؟

میں۔ شاید خلیس کی شادی تک میں یہاں رہوں۔ اگر تم ہمارے ساتھ تاراج گائے۔ میں شکر بند کر دوں شب ماہ میں ہمارے اہو و لعب کا تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

درد نہ مجھ سے الگ رہو اور میں کوئی اور جگہ تلاش کر لوں گی۔

آبران۔ بچہ بھکودید و تو میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔

بیٹیا۔ یہ بچہ تو تمام پرستان کے عوض بھی ندوں کی۔ پر یو! یہاں سے بھاگ چلو۔ کیونکہ اگر کچھ دیر بعد قیام ہوا تو گالی گلوں تک نوبت پہنچے گی۔

(بیٹیا مع ہمراہیوں کے جاتی ہے۔)

آبران۔ جادو ہو مگر قبل اسکے کہ تو اس سبزہ زار سے باہر جائے میں تجھ کو اس بد سچا بدلہ لوں گا۔

پگ! ادھر آ۔ تبھکویا دے کہ ایک مرتبہ میں سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور ایک دریائی بری پھیلی پیر سو اور اس خوش الحانی سے نغمہ سرا ئی کر رہی تھی کہ سمندر کی خطرناک موجیں اسکی نازک آواز شکر خاموش ہو گئی تھیں۔ اور بس ستارے اُسکا گانا سننے کے لئے اپنے آسمانی برج چھوڑ کر زمین پر آگئے تھے۔

پگ۔ مجھے یاد ہے

آبران۔ اسی وقت میں نے ایک سیر دیگی جو تیری نظروں سے نہاں تھی میں نے دیکھ کر کہو پٹ چاند اور زمین کے درمیان سل اڑ رہا ہے۔ اور ایک خوبصورت عورت

علا گوئیں الخ بہتہ لکھ انگلستان کی طرف اشارہ ہے جس نے تمام عرشا دی نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ یہ کئی قوجاؤں پر عاشق ہوئی اور ہر مرتبہ یقین ہوتا تھا کہ ابکی ضرورتا دی کہلے گی۔ لیکن وہ ہر بار بچھل جاتی۔ اس کا قول تھا کہ شادی کے بعد مجھ کو اپنے شوہر کی اطاعت کرنا پڑے گی اور بادشاہ کو حکوم نہ ہونا چاہئے۔

کی طرف جو مغرب میں فرما رہا ہے۔ اپنا نشانہ لگا رہا جو اُس نے ایسی جہتی اور چالاکی کے ساتھ اپنی کمان سے عشق کا تیر چھوڑا کہ یہ ہزاروں دلوں کا خون کرنے کیلئے کافی تھا۔ لیکن اتفاق سے تیر چاند کی شریف اور باعصمت شمع سے ٹکرا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اور وہ کنواری ملکہ اپنی تمام عمر پاکبازی اور آزادی میں بسر کر گئی۔

میں نے اس وقت بنور دیکھ لیا تھا کہ یہ تیر ایک چھوٹا پھول برگر اجکارنگ پھلے

سفید تھا اور اب زخم عشق سے گلابی ہو گیا۔ روکیاں بس پھول کو کالہی کا عشق

(نکدنت) کہتی ہیں۔ ایک بار یہ پودھا میں نے تھکاو بھی دکھایا تھا۔ اس پھول میں تاثیر ہے کہ

اگر سوتے ہوئے آدمی کی آنکھ میں اس کا عرق ڈال دیا جائے تو بیدار ہونے کے بعد جس چیز پر

اسکی نظر پہلے پڑے گی وہ اس کے عشق میں دیوانہ ہو جائے گا۔ تو اس وقت وہ پھول تو ڈلا۔

اور بہت جلد واپس آ۔

پک میں چالیس منٹ میں تمام دنیا کا چکر لگا سکتا ہوں۔

(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس پھول کو لیکر میں ٹیمنا کو تلاش کروں گا اور جب وقت وہ سوتی ہوئی ملے گی۔ اس

عرق سے چند قطرے اسکی آنکھ میں ٹپکا دوں گا۔ جگنے کے بعد جس چیز پر اسکی نظر پہلے پڑے گی

خواہ وہ شیر ہو یا بچہ۔ بھیڑ یا سانپ۔ شریر بندر یا محنتی لنگور۔ وہ اس کے عشق میں دیوانہ

ہو جائے گی۔ جب وہ تبدیل کیا ہوا بچہ جھکو لجائے گا اس سحر کو بہرہ دوسرے پھول کے

دفعہ کر دوں گا۔ آہا۔ یہ کون آ رہا ہے؟ جھکو تو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ذرا انکی باتیں سنو

(ڈیٹرس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اُسکے پیچھے آتی ہے)

ڈیٹرس - میں تجھ سے محبت نہیں کرتا ہوں۔ تو میرے ساتھ نہ آ۔ بالائسنڈر ادخو بھوڑ  
ہر سیا کہاں ہیں؟ ایک کو میں قتل کروں گا اور دوسری مجھے قتل کرتی ہے۔ تو نے کہا تھا  
کہ وہ دونوں چھپ کر اس جنگل میں آئے ہیں۔ میں دیوانہ دار انکی تلاش میں یہاں گھوم رہا ہوں  
اور وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ تو یہاں سے دور ہو اور میرا قاتل نہ کر۔

ہیلن - ڈیٹرس۔ تیرا دل منافطیس کی طرح سخت ہے اور تو مجھ کو کہینچتا ہے تعجب ہے  
کہ میرا دل اگرچہ فولاد کی طرح کھرا ہے لیکن منافطیس سے اصل نہیں ہو جاتا۔ تو اپنی قوت  
کہربانی چھوڑ دے اور میں تیرا قاتل نہ کر سکوں گی

ڈیٹرس - کیا میں تجھ کو بھگانا ہوں؟ یا کبھی عشق و محبت کی باتیں کرتا ہوں؟ بلکہ میں نے  
توصاف صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ مجھ کو نہ تجھ سے محبت ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

ہیلن - تاہم میں تجھ سے محبت کرتی ہوں۔ میں تجھ سے صرف اسی سلوک کی خواہش رکھتا ہوں  
جو تو اپنے کتے سے کرتا ہے۔ جتنا زیادہ تو مجھ کو گھر کے گائنتی ہی زیادہ میں محبت  
کروں گی۔ مجھ سے نفرت کر۔ مجھے مار۔ چھوڑ دے خبر نہ لے جو چاہے کر۔ صرف یہ جانت  
ہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ پھر دوں۔ اب اس سے کم کیا ہو سکتا ہے۔ کتنے کی طرح  
ساتھ رکھنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور میں اسی کو عزت سمجھتی ہوں۔

ڈیٹرس - میرے دل کی نفرت کو تو جو شش نہ دلا۔ میں جس وقت تجھ کو دیکھتا ہوں میرا  
دل پرچوٹ لگتی ہے۔



ہیلین۔ جس وقت میں تجھ کو نہیں دیکھتی میری بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

ڈیٹر۔ اگر یہ مشہور ہو گیا کہ تو شہر چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے ساتھ رات کو نکلی ہے جو تجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اور سنسان بیابان میں اُس کے ساتھ دوشیزگی کا قیمتی خزانہ

ہمراہ لئے پھر رہی ہے تو لوگ تیری عصمت اور حیا پر طعنہ زنی کریں گے

ہیلین۔ مجھ کو تیری پاکبازی اور نیک طینتی پر بہت اعتماد ہے۔ علاوہ اُس کے میں قوتِ خیرِ اچہرہ دیکھتی ہوں تو وہ آفتاب کی طرح روشن نظر آتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ رات نہیں ہے۔ تمام دنیا میں میں صرف تمہیں کو انسان سمجھتی ہوں اس لئے جنگل میں میرے نزدیک تمام دنیا موجود ہے۔ جب تمام عالم اس وقت میرے حرکات کا گواہ ہے تو مجھ پر

تنہا پھرنے کا الزام کیونکر لگایا جاسکتا ہے

ڈیٹر۔ میں اب بھاگ کر کسی جھاڑی میں چھپ رہی ہوں اور تجھ کو جنگل جانوروں کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

ہیلین۔ کسی خوفناک درندہ کا ایسا سخت دل نہ ہو گا جیسا تیرا ہے مجھ بھاگنے کا تجھ اختیار ہے۔ لیکن دنیا میں ایک پُرانی مثل تھی وہ اُلٹ جائیگی۔ لوگ کہتے تھے کہ آپالو دلفینی کے پیچھے دوڑا۔ مگر اب کہتے ہیں کہ آپالو بھاگتا ہے اور دلفینی اس کا تعاقب کرتی ہے۔ یا ایک

قدیم یونانی آپالو کو ربِ نوع موسیقی کہتے تھے۔ اور جن کتابوں میں اسکو ”سورج کا دیوتا“ بھی لکھا ہے۔

اپنی رات اس کی کرامتیں اور اس کے عشقِ دہشت کی داستانیں ہمارے راجہ اندری بہت مشابہ ہیں۔

میں دیکھتی ایک ”دریائی دیوتا“ کی روک تھام کرتی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپالو اس کے پیچھے دوڑا تھا اور جب اُس نے کوئی ضرورت مقرر کی تو اپنے حق میں بددعا کی جس سے وہ فوراً دھست بن گئی۔

کمزور ہرنی چھتے کو بکڑے دھڑتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جس وقت کوئی طاقتور بھاگتا ہو اور کمزور تاقب کرنا چاہے تو محض فضول ہے۔

ڈیٹرٹس۔ میں تیری بخشش سنا نہیں چاہتا۔ مجھ کو جانے دے۔ اور اگر میرا بچہ چھوڑیگی تو مجھ لے کہ اس جنگل میں تجھ کو کوئی صدمہ پہونچا دوں گا۔

ہیلین۔ اس جنگل میں کیا موقوف ہے تو مندریں۔ شہر میں۔ باغ میں۔ بازار میں ہر جگہ لڑل جھکاتا ہے۔ اے ڈیٹرٹس تیرے یہ ظالم حرف میرے لئے نہیں بلکہ تمام جنس لوگوں کے لئے سخت توہین ہیں۔ ہم لوگ عشق و محبت کے لئے مردوں کی طرح لڑا نہیں سکتے۔ ہم اس لئے بنائے گئے ہیں کہ لوگ ہکورا ضعی کریں نہ کہ ہم مردوں کی اٹنی خوشامد کریں پھر۔

(ڈیٹرٹس جاتا ہے)

تو مجھ سے بہاگتا ہے مگر میں تیرا پیچا کروں گی کیونکہ یہ بختیاں بھی میرے لئے باعث نفع ہیں اور اگر تو مجھ کو اپنے ہاتھ سے قتل بھی کر ڈالے تو میں اس کو اپنے حق میں بہشت کی نعمتوں کے برابر سمجھوں گی۔

(ہیلین جاتی ہے)

ابراہم۔ اے خوبصورت عورت خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو نے حق و فانیات ثابت کردی ہے ادا کیا اور اب میں ایسی کا یا پلٹ کے دیتا ہوں کہ اس سبزہ زاب کے باہر نکلنے سے قبل ہی وہ تیرے عشق میں گرفتار ہو گا اور تو اس سے بھاگتی پھر گی۔

(دیکھتے دوبارہ داخل ہوتا ہے)

سے رات کے گشت کرنے والے تو واپس آگیا۔ پھول بھی لایا یا نہیں؟

پاک۔ جی ہاں یہ جان رہے۔

آئران۔ یہ پھول جھکو دے۔ جھکو معلوم ہے کہ نہر کے کنارے جہاں جنگلی منہدی کے پھول  
کھلے ہیں۔ اور موسم کے خوشبودار اور خوبصورت پھول ایک جگہ جمع ہو کر فعلی قالین کا اُطف  
دیتے ہیں۔ ہرے بھرے سبزے کا تخت ہے اور گل نازبان صدر پر اپنا روپ دکھا رہا ہے۔  
ایک نہایت نفیس اور دلکش چھوٹا سا شامیانہ کھینچا ہے جس کے نیچے مینا پھولوں کی خوشبو  
سے مست ہو کر کبھی کبھی سو جاتی ہے۔ اور اس جگہ سانپ اپنی کچل ڈال دیتے ہیں جو ہماری  
پروں کے لباس کے کام آتی ہے۔ اب میں وہیں جا سٹا ہوں اور اس پھول کا عرق  
اسکی آنکھوں پر پکاؤں گا۔

تھوڑا سا عرق تو بھی لے اور اس جنگلی میں تلاش کر۔ سمجھو یونان کی ایک خوبصورت  
عورت ملے گی جو ایک قابل نفرت جوان پر عاشق ہے۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں عین  
ٹپکا دینا۔ اس نوجوان کو تو لباس سے پہچان لے گا۔ مگر یہ کام ایسے وقت کرنا جب وہ  
جہاں نصیب لڑکی اُسکے پاس ہو تاکہ بیدار ہونے کے بعد پہلے اُسی پر نظر پڑے۔  
پاک۔ آپ اندیشہ نہ کریں۔ میں یہ کام نہایت ہوشیاری سے کروں گا۔  
(دونوں جاتے ہیں)



”بیٹھے سُروں میں مُلبُل دے اس گھڑی یہ اُورسی۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔“

لَلا۔ لَلا۔“

”رات نکو ہو مبارک اب صبح پھر لوں گی۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔ لَلا۔“

(پریاں جاتی ہیں۔ بیٹینا سُور ہی ہے۔ آبران داخل ہوتا ہے۔ اور محبت کا عرق بیٹینا کی آنکھوں پر ٹپکا تا ہے)

آبران۔ میں اس بُھول کی تائید اس عرق کی خاصیت سے یہ حکم کرتا ہوں کہ بیلر ہونے کے بعد جو چیز تجھ کو پہلے نظر پڑے۔ خواہ وہ کتا ہو۔ یا بلی۔ یا رسچہ۔ یا چیتا۔ یا گدھا۔ وہ تیری آنکھوں میں بہت خوبصورت معلوم ہو اور تو اُسکے عشق میں مبتلا اور دیوانی ہو جائے۔ اور میں یہ بد عادتیا ہوں کہ تو ایسے وقت جگے جب کوئی کریمہ نظر نہ تیرے سامنے ہو۔

(آبران جاتا ہے۔ لائسنڈرا اور ہریا داخل ہوتی ہیں)

لائسنڈرا۔ اے میری پیاری تو جنگل میں چلتے چلتے تھک گئی ہے اور میں اس بھیانک رات کی تاریکی میں راستہ بھی بُھول گیا ہوں۔ اگر مناسب ہو تو تھوڑی دیر ہم یہاں آرام کر لیں اور جب سپید صبح ظاہر ہو جائے اپنی منزل شروع کر دیں۔

ہرمیا۔ میں بہر حال تاجِ فران ہوں۔ تو اپنے لئے کوئی جگہ سونے کے قابلِ تجویز کر لے۔ کیونکہ میں اسی جگہ نہر کے کنارے سونا چاہتی ہوں۔

لائسنڈرا۔ ہم دونوں کی آرام کے لئے ایک ہی مقام کافی ہے جب ہمارا مال ایک

ہے۔ روح ایک ہے۔ اور ہم دونوں باہم رشتہ اُلٹ و محبت سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو ہماری خواہ گناہ بھی ایک ہونا چاہئے۔

ہرمیا۔ نہیں۔ میرے پیارے لائسنڈر نہیں۔ تم زیادہ اصرار نہ کرو۔ اب میری خاطر اس قدر قریب نہ لیٹو۔ ذرا دور ہٹ کر!

لائسنڈر۔ کسی جڑے خیالی کو تم اپنے دل میں جگہ نہ دو کیونکہ تمہاری مصیبت کا خیال مجھ کو تم سے زیادہ ہے۔ گو عاشق معشوق کے راز دنیا کوئی نامہرم نہیں سمجھ سکتا لیکن دراصل ان دونوں میں کبھی باہم اخلاف نہیں ہوتا۔ جب دونوں کے دل ملے ہوئے ہیں تو گویا کہ ایک ہی دل ہے جب دونوں کا قلب ایک دوسرے سے تعلق رکھتا ہے تو گویا کہ ایک ہی ہے۔ مغرض یہ دونوں بالکل ایک ہوتے ہیں اور کوئی فرق باہم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جگر کے حصے جدا کرنا اور عاشق کو اپنے پاس سونے نہ دنیا کیسی طرح مناسب نہیں ہو۔ پیاری ہرمیا! میں اس دعوے کے ثبوت میں ہرگز دروغ گوئی نہیں کرتا ہوں۔

ہرمیا۔ لائسنڈر! تیری باتیں بڑی دلغریب ہیں۔ میرا یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ تم غلط بیانی کر رہو۔ لیکن میں التجا کرتی ہوں کہ براہ مہربانی تم الگ ہٹ کے لیٹو۔ دنیا کے لوگ معاشق و معشوق کے شکات سمجھ نہیں سکتے۔ ایک کنواری لڑکی کا کسی نوجوان کے پاس لیٹنا ایسا خیال کرتے ہیں۔ اور اب میں دعا کرتی ہوں کہ تیری رات آرام سے بسر ہو اور تمام غم و غصہ لائسنڈر! اس دعا کے واسطے میں بھی آمین کہتا ہوں۔ اور اس قدر زیادہ کرتا ہوں کہ جس قدر عشق کم ہرمی غم ختم ہو جائے۔ خدا کرے کہ وہ تمام آزار و اذیتیں نصیب نہ ہو سکیں۔

مختارے حصہ میں رہے۔

ہرمیا۔ میں کہتی ہوں کہ اس آخری دعا کا نصف حصہ اس شخص کو ملے جس نے پڑھا مانگی۔  
(دونوں الگ الگ گئے تھے)

(پک داخل ہوتا ہے)

پک۔ میں تمام جگہ میں پھرا لیکن اس یونانی جوان کا پتہ نہ چلا جسکی آنکھوں میں عروق  
ڈالے گئے تھے جو حکم ہوا تھا۔ آج کی رات کیسی بویا نک ہے! اس وقت ہر طرف سناٹا ہے۔  
آہا۔ یہ کون بڑا ہے؟ یونانی لباس پہنے ہے۔ یہ تو وہ شخص نہیں ہے جو اس سین لڑکی  
سے نفرت کرتا ہے؟ ہائے۔ یہ غریب لڑکی ادھر الگ بڑی ہوئی ہے۔ اس کے قریب اس  
اندیشہ سے نہیں جاتی کہ شاید اپنے پاس سے ہٹا دے۔ اور ذلت نصیب ہو میں ابھی  
اسکی آنکھوں پر سحر کئے دیتا ہوں اور اس عرق کی تاثیر سے حکم کرتا ہوں کہ جب وقت یہ پیدا ہو  
پھر غلبہ عشق سے اسکی آنکھوں میں نیند نہ سمائے اور یہ بھی حکم کرتا ہوں کہ یہ میرے چل جانے  
کے بعد جگے۔ کیونکہ مجھ کو آبران کے پاس فوراً حاضر ہونا ہے۔

(پک جاتا ہے۔ ڈیڑیس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اس کے پیچھے آتی ہے)

ہیلن۔ ڈیڑیس ذرا ٹھہر جا کہ میں تیرے ہوا بہاؤں پر تجھے اختیار ہے چاہے مجھے قتل کر دے۔  
ڈیڑیس۔ میں حکم کرتا ہوں کہ تو یہاں بے علی جا اور میرا تقاب نہ کر۔  
ہیلن۔ کیا تو مجھ، اندھیری رات میں تنہا چھوڑ دے گا؟  
ڈیڑیس۔ تجھے ٹھہرنے یا جانے کا اختیار ہے میں جاتا ہوں۔  
(ڈیڑیس جاتا ہے)

ہیلین۔ اس فضول دوڑ و دوپ میں میری سانس پھول گئی جتنی زیادہ میں اسکی خوشامد کرتی ہوں اتنی ہی میری وقت گھٹتی ہے۔ معلوم نہیں اسوقت ہر مہیا کہاں ہے؟ اسکی آنکھوں میں بلا کی کشش ہے؟ اور اسکا حسن نہایت دلفریب ہے۔ اسکی آنکھوں میں ایسی روشنی کہاں سے آگئی؟ یہ تمکین آنسوؤں کی وجہ سے تو ہونہیں سکتی کیونکہ رولے کا اتفاق تو ہم کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ نہیں۔ ایک آنکھوں سے کیا ہوتا ہے میں بد صورت ہی ایسی واقع ہوئی ہوں کہ جنگل درندے بھی میرے قریب نہیں آتے اور مجھ سے دور بھاگتے ہیں۔

جب جانور تک میرے پاس آتے ڈرتے ہیں تو کیا تعجب ہے کہ ڈیڑھ سال انسان ہو کر میری صورت سے متفر ہو۔ یہ بڑی بیوقوفی تھی کہ میں نے ان دوشیشے کے ٹکڑوں کا ہر مہیا کی دلفریب آنکھوں سے مقابلہ کیا۔ مگر یہ کون ہے؟ لائسنڈرا زمین پر پڑا ہے۔ یہ زندہ ہی مگر گیاہ کہیں خون یا زخم کا نشان تو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لائسنڈرا اگر تم زندہ ہو تو اٹھو۔

لائسنڈرا۔ (جاگ کر) اے خوبصورت ہیلین میں تیرے لئے آگ میں پھانڈ نیکو تیار ہوں تو قدرت کی صناعتی کا نمونہ ہے۔ تیرے صاف اور شفاف سینے سے تیرے دل کا اندر دنی حالات نمایاں ہیں۔ ڈیڑھ سال کہاں ہے؟ بہتر تھا کہ میری تلوار اس پہل نام کو ڈنیا سے ناپید کر دیتی۔

ہیلین۔ نکو ایسے الفاظ زبان سے نکالنا مناسب نہیں۔ اگر وہ تمہاری ہر مہیا سے محبت کرتا ہے تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ ہر مہیا تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

لائسنڈرا۔ کیا ہر مہیا میرے لئے کافی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ مجھ کو اس عزیز وقت کو رائیگاں



ہونے کا رنج ہے جو اس کی محبت میں بسر ہوا۔ کون شخص ہر جہاں بے بد صورت اور بد شکون  
 جانور کے حسین اور نیک نال چڑیا یا لٹاپند نہ کرے گا۔ انسان ہر بات پر عقل کو موافق  
 کرنا پڑا اور میری عقل کہتی ہے کہ تم ہر مریا سے ابھی ہو۔ جو پل دنیا میں پیدا ہوتا ہے اپنے مقررہ  
 موسم سے قبل نہیں پکنا۔ اسی طرح میں بھی بے بکرم سنی کے ہنوز مشق میں پختہ نہیں تھا۔  
 اور اب چونکہ میں صاحب ہوش و حواس ہوا ہوں اس لئے جبر عقل ہدایت کرتی ہے اور دھر  
 جاتا ہوں۔ اور وہ مجھ کو کتنا کنناں تیری آنکھوں تک لائی ہے جہاں میں نے محبت  
 کی قیمتی کتاب عشق کا سبق پڑھا ہے۔

ہیلین اے میرے خدا کیا میں ڈنیا میں اسی لئے پیدا کی گئی تھی کہ کپرس ہا کس مجھ کو  
 ملائت کرے۔ لائسنڈر تجھ کو میرے ساتھ ایسا مذاق ہرگز مناسب نہ تھا کیا میرے لئے  
 یہ سزا کافی نہ تھی کہ وہ شخص جسے عشق میں میں از خود رفتہ ہوں۔ کبھی مجھ سے ہنسکے بھی پات  
 نہیں کرتا۔ اور تو بجائے اطبار ہمدردی کے مجھ کو بنانا ہے۔ تیرا یہ خمارت آمیز برتاؤ قابل  
 نفیس ہے۔ اور اب مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ میں نے تیرے پہچانے میں غلطی کی میں نے تمہیں  
 نیک بخت اور شریف مزاج سمجھا تھا۔ بڑی عبرت کی بات ہے کہ جس عورت کی محبت سے  
 ایک مرد نے انکار کیا ہوا کس کو صبر برداشتہ لگیں۔

(ہیلین جاتی ہے)

لائسنڈر اس نے نہربا کو نہیں دیکھا بہتر ہے ہر مریا۔ تو اسی جگہ سوتی رہا۔ اور خطاب  
 تجھ کو لائسنڈر کے پاس ملا۔ تھے جس طرح کہ زیادہ شیرینی، مدہ میں بجد فساد پیدا کرتی ہے۔

یا جیسے کہ باطل اعتقادات بعد زوال اُس شخص کی نظر میں سب سے زیادہ قابل نفرت ہوتے ہیں جو پہلے انکا معتقد تھا اسی طرح اب معلوم ہوا کہ تو نفرت کے قابل ہے۔ اور سب سے زیادہ تیری حقارت کرنے والوں میں ہوں۔ اے میرے بھائی کی طاقت اور اپنا عشق اور اپنی تمام قوت میلن کے راضی کرنے میں صرف کر دو۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہرمیا (جگ کر) لائسنڈر مجھکو بچا۔ لائسنڈر میری مدد کر۔ ذرا اس سانپ کو میرے سینے سے ہٹا دے اے، کچھ نہیں۔ یہ تو خواب تھا۔ لائسنڈر دیکھ تو میں کیسے کانپ رہی ہوں۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ میرا جگر کھا رہا ہے اور تم بیٹھے جنس رہے ہو لائسنڈر! لائسنڈر! تم کہاں غائب ہو گئے؟ کیا میری آواز بھی تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی؟ مجھکو جنگل میں اکیلا چھوڑ کر تم چلے گئے۔ لائسنڈر خیر کرنا! میرے لائسنڈر پر کوئی مصیبت نہ پڑی ہو۔ اُفوا! میری آنکھوں کو نیچے اندھیرا لگیا۔ میرا سر جکڑ کھاتا ہے مجھکو غش آتا ہے۔ مگر کچھ ہی ہوا سوقت یا تو لائسنڈر کو تلاش کرونگی یا اپنی جان دوں گی۔

(ہرمیا جاتی ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

وہی جنگل۔ بٹیا سو رہی ہے

کوئٹہ۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ سناوٹ۔ اور اسٹاروولینگٹن افسل بخت ہیں۔

باٹم۔ کیا سب جمع ہو گئے؟

کوئٹہ۔ سب موجود ہیں اور یہ جگہ بھی نہایت مناسب ہے۔ اس سہرے تختہ کو ہم اپنا اسٹیج بنائیں گے اور یہ جھاڑی ہمارے کپڑے بدلنے کی جگہ ہوگی۔ اور اس وقت ہم پورا تاشا بالکل اسی طرح کرینگے جیسے ڈویک کے سامنے کرتا ہے۔

باٹم۔ پیئر کوئٹہ!

کوئٹہ۔ کیا کہتے ہو؟

باٹم۔ پریس اور تجھسی کے نیک انجام تاشہ میں چند باتیں ایسی ہیں جنکو سنا پسند کریں گے۔ اول تو یہ کہ پریس تلوار سے خودکشی کرتا ہے اور تلوار کا لکا لٹا لٹیاں مہر و اشت نہ کر سکیں گی۔

اسناوٹ۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

اسٹاروولینگٹن۔ میری رائے ہے کہ کل تاشہ کرنے کے بعد تم قتل کا پارٹ چھوڑ دوں باٹم۔ نہیں میں نے سوچا ہے کہ ایک تمہید لکھی جائے اور اس میں بیان کر دیا جائے کہ ہم لوگ تلواروں سے کوئی حد نہ نہیں پہنچائیں گے۔ اور پریس فی الحقیقت مر نہیں جائے گا۔ بلکہ مزید اطمینان کے لئے یہ بھی لکھ دیا جائے کہ میں دراصل پریس نہیں ہوں۔ بلکہ باٹم نوربان ہوں اس سے انکا خوف جاتا رہے گا۔

کوئٹہ۔ بہتر ہے اسی طرح کی تمہید لکھی جائے گی۔

اسناؤٹ کیا لیڈیاں شیر سے نہ ڈریں گی۔

اسٹارلینگ۔ بیشک مجھے یقین ہے کہ ضرور ڈریں گی۔

باٹم۔ اُستادو! خوب غور کرو۔ خدا محفوظ رکھے شیر کو لیڈیوں کے سامنے لانا بڑی خوفناک بات ہے۔ کیونکہ کوئی جنگلی پرند زندہ شیر سے زیادہ ملامت نہیں ہوتا۔ اور ہکو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

اسناؤٹ۔ دوسری تہدید یہ بیان کرے کہ شیر اصلی جنگلی شیر نہیں ہے۔

باٹم۔ بلکہ اسکا نام بھی ظاہر کر دو۔ اور ایک طر شیر کی کھال اس طرح پہنے کہ قسمت چہرہ کھلا رہے اور وہ خود ہی کہدے کہ لیڈیو! یا نہ خوبصورت لیڈیو! میں چاہتا ہوں، یا التماس کرتا ہوں، یا میں التجا کرتا ہوں، کہ تم خوف نہ کرو اور نہ ڈرو میں اپنی جان تم پر نشانہ کر نیو تیار ہوں، میں ہرگز شیر نہیں ہوں۔ میں بھی انسان ہوں جیسے اور بچے ہیں، اس موقع پر وہ اپنا نام ظاہر کر دے اور کہدے کہ میں اسنگ بڑھئی ہوں۔

کوئیس۔ بہتر ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن دو باتیں اور مشکل ہیں۔ اولاً اگرے میں چاندنی کس طرح پہونچے گی نہ کہ پریس اور تجہسی چاند کی روشنی میں باہم ملاقات کیا کرتے تھے۔ اسناؤٹ۔ کیا ہائے تاشے کی رات کو چاندنی ہوگی۔

باٹم۔ جنتری۔ جنتری دیکھو اور فوراً معلوم ہو جائے گا کہ چاندنی اُس رات کو نکلیگی یا نہیں۔

کوئیس۔ میں جانتا ہوں کہ اُس رات کو چاندنی ہوگی۔

باٹم۔ اگر چاندنی ہو تو تماشہ گاہ کا ایک روشن دان کھلا رکھا جائے تاکہ چاندنی وہاں پہونچ جائے

کوئٹہ۔ یا یہ کہ وہ ایک شخص اپنی باتیں کانٹوں کی جھاڑوں اور لٹین لیکرائے اور کہے کہ وہ چاندنی ہے۔  
سب۔ یہ بہت ٹھیک ہے۔

کوئٹہ۔ دوسرا مرحلہ طلب یہ ہے کہ اس کمرہ میں دیوار کیسے پہنچے کیونکہ پریس  
اور سبھی دیوار کے سوراخ سے باتیں کیا کرتے تھے۔  
اسناؤٹ۔ دیوار تو کسی طرح نہیں پہنچ سکتی۔

باٹم۔ کوئی شخص تھوڑا سا پلاسٹر اور چونا وغیرہ لیکر دیوار بن جائے اور اپنی انگلیاں ہسٹری  
پھیلانے کے سوراخ بن جائے اور اس سوراخ سے عاشق معشوق باتیں کر لیں۔

کوئٹہ۔ خیر۔ یہ سچ ہو گیا۔ اب ہم سب لوگ اپنے اپنے پارٹ دھالیں پریس تم شروع  
کرنا اور جب تمہارا کلام ختم ہو تو اس جھاڑی میں چلے جانا اور اسی طرح شخص اپنے  
اپنے مقررہ نشان پر پہنچ کر اس جھاڑی میں گھس جایا کریگا۔

(پک۔ داخل ہوتا ہے)

پک۔ یہ کون یہودہ گنوار ملک پرستان کی خواجگاہ کے قریب شور و غل کر رہے ہیں  
افغانہ اہامشہ ہو رہا ہے۔ میں اسکی سیر دیکھوں گا۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ایکٹری بھی بنجاؤں گا۔  
کوئٹہ۔ پریس شروع کر دیجیے! تم کھڑی ہو جاؤ۔

باٹم۔ خوبصورت سبھی جس طرح بودا بھول  
کوئٹہ۔ خوشبودار! خوشبودار!!

باٹم جس طرح خوشبودار پھول دلفریب ہوتے ہیں ویسے ہی تیری سانس ہے۔ اسوقت مجھکو  
کچھ کھٹکا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا ٹھہر جائیں ابھی واپس آکا ہوں۔

(باٹم جاتا ہے)

پک۔ ایسا عجیب غریب اکیڑ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(پک جاتا ہے)

فلیوٹ۔ کیا اب میں شروع کروں

کوئیس۔ بیشک سمجھ لو کہ وہ اسوقت آوا کا حال دریافت کرنے گیا ہو اور تھوڑی دیر میں  
واپس آجائیگا۔

فلیوٹ۔ اے میرے عزیز پریس۔ تیرا رنگ یا سن سے زیادہ مفید ہے اور تیرے خسار  
گلاب کی طرح لال ہیں۔ تیرے حسن و جوانی کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی اور تو گھوڑے کی طرح  
اصل ہے۔ میں تجھ سے کل قبرستان کے پاس ملوں گی۔

کوئیس۔ بس۔ بس۔ تم سب ایک دم سے کہے جاتے ہو۔ یہ تو تمکو پریس کی جواب میں کہنا

پا ہے۔ ابھی یہیں تک کہو کہ ”اصل ہے“ پریس آؤ تمہارا ہنجرہ نشان آگیا

فلیوٹ۔ ”اور تو گھوڑے کی طرح اصل ہے“

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے اور باٹم گدھے کا سر لگائے ہوئے اسکے ساتھ ہوتا ہے)

باٹم۔ تم میرے حسن کی تعریف فضول کرتی ہو کیونکہ میں تو تمہارا غلام ہوں۔

کوئیس۔ ہائیں! یہ کیا خوف! خطرہ! ڈرا! بھوت جن! بھاگو بھاگو۔

(سب بھاگتے ہیں)

باٹم۔ یہ سب کیوں بھاگتے ہیں؟ یہ انکی بد معاشی ہے۔ مجھ کو خوف دلانا چاہتے ہیں۔

(اسناؤٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

اسناؤٹ۔ باٹم تم کیسے بدل گئے۔ میں تمھارے سر پر کیا دیکھتا ہوں؟

باٹم۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ تم گدھے ہو اس لئے گدھے کا سر دیکھتے ہو گے۔

(اسناؤٹ جاتا ہے اور کوئیں دوبارہ داخل ہوتا ہے)

کوئیں۔ خدا تجھے بچائے۔ باٹم خدا تجھ پر رحم کرے۔ تیری صورت بدل گئی ہے۔

(کوئیں جاتا ہے)

باٹم۔ میں انکی بد معاشی خوب سمجھتا ہوں۔ یہ مجھ کو گدھا بنانا چاہتے ہیں اور مجھ کو خوف زدہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ چاہے کچھ کریں میں اس جگہ سے نہ ہوں گا۔ یہیں ٹہلوں گا اور گاؤں لگتا۔

تاکہ وہ لوگ سمجھیں کہ میں ڈرا نہیں

(گاتا ہے)

کالام غاجس کا رنگ کالا ہے۔

اور جس کی چونچ اودی ہے۔

پیاری بلبل جس کا نغمہ اعلیٰ ہے

اور جس کی بولی چھوٹی ہے۔

بٹینا۔ (جگ کر) یہ کون آسمانی فرشتہ مجھ کو خواب ناز سے بہا رہا کرتا ہے۔

باٹم (گاتا ہے)

دنیا میں کیسی اچھی چڑیاں ہیں۔ گلو کا لغمہ پیارا ہے۔ جس کی بولی سنتے  
سب انسان ہیں اور نا کہنے کا کس کو یا را ہے۔

واقعی کس کو جنون ہے کہ ایسی ہیوقوف چڑیا سے لڑائی مول لے وہ  
”گلو گلو“ کہا کرے مگر اُسکے جھٹلانا مناسب نہیں۔

بٹینا۔ اے خوش لہجہ انسان میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ ایک بار پھر میرے کانوں کو اپنے  
دلکش نغمے سے مسرور کر دے۔ میرے کان تیری آواز پر خدا ہیں میرے آنکھیں تیری صورت  
پر شیدا ہیں۔ اور تیرے حسن کی عجیب و غریب کشش مجھ کو مجبور کرتی ہے کہ اسی وقت اپنا  
عشق صادق تیرے سامنے تقسیم ظاہر کروں۔

باٹم۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اظہار عشق میں عقل سے مدد نہیں لی اور فی الحقیقت اس  
زمانے میں تشن اور عقل کا ساتھ نہیں ہوتا۔

بٹینا۔ تو علاوہ حسن لائقانی کے عقل دھم میں بھی بے نظیر ہے۔

باٹم۔ یہ بھی نہیں کیونکہ اس وقت میری عقل اگر ٹھکانے ہوتی تو اس جنگل سے باہر نکل گیا ہوتا۔  
بٹینا۔ اس جنگل سے باہر قدم نکالنے کا اب نام نہ لے۔ کیونکہ میں ایک عالی رتبہ پری

فوت کا گدا ایک چڑیا ہے جو ”کو کو“ ”کو کو“ بولتی ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ وہ وہ خیال تھا کہ جس شخص کی عورت آقا رہتی ہو  
وہ ہر گز ایسی کے سامنے آکر رہتا ہے۔ یہ خیال بوجہ اس مناسبت عقلی کے پیدا ہوا تھا جو گلو کو گلڈے سے کہہ دیتا کہ  
اس مرد کو کہتے ہیں جس کی عورت خراب ہو۔



ہوں اور جسکو خواہ برضا و رغبت خواہ بجزراہ بھر حال میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔  
مجھ میں یہ وصف ہے کہ میرے قدم سے بہا ر آتی ہے اور میں تجھ پر عاشق ہوں میرے  
ساتھ چل۔ میری پریاں تیری خدمت کرس گئی۔

تیرے لئے سمندر سے موتی لائیں گی۔ اور جب تو بستر گل پر آرام کر لگا تو یہ ناز کا کرتی ر دل  
بہلا لیں گی۔ اور تیرے کثیف جوہر انسانی کو میں اس طرح جذب کر لوں گی کہ تو مثل پر یونکو  
اڑتا پھرنے لگا۔ پیس۔ کاب۔ مہبتہ۔ مسٹر وہاں آؤ۔  
(سب پریاں آتی ہیں)

پیس۔ حاضر۔

کاب۔ نہیں بھی۔

مہبتہ۔ میں بھی۔

مسٹر وہاں بھی۔

سب کیا ارشاد ہے؟

ہیمننا۔ اس شریف انسان کی خدمت و اطاعت کرو۔ اسکے سامنے ناچو گاؤ۔ اور کھیل  
تماشوں سے اسکا دل بہلاؤ خوبصورت خوش مزہ اور چھوٹے چھوٹے جھنگلی پہل اسکے لئے  
لاؤ۔ کہیوں کے چہرے سے شہد خرا لاؤ۔ اور موم لا کر بنایا بناؤ تاکہ میرے معشوق کے سامنے  
روشن کی جائیں۔ خوبصورت تیلیوں کے پر نوج لاؤ۔ اور ان سے نکھا جھلوتا کہ چاند کی روشنی  
میرے معشوق کی آنکھوں کو حالت خواب میں تکلیف نہ پہنچا سکے بہر حال اسکی اطاعت

اور فرمانبرداری کرو۔  
 پیئیں۔ اے قافی انسان۔ خدا آپ کی تندرست رکھے۔  
 کاب۔ آئین۔

متحہ۔ آئین

مسطرہ۔ آئین

باٹم۔ صاحبو! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اگر حضور کو تکلیف نہ ہو تو براہ غایت اپنے  
 نام نہی اسم گرامی سے سرفراز فرمائیں۔

کاب۔ میرا نام کا پیٹ ہے

باٹم۔ اگر کسی دن میری انگلی کٹ گئی تو میں آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوش ہوں گا۔  
 یہ کون حضرت ہیں؟

مسطرہ۔ میرا نام مسٹر ہے

باٹم۔ میں آپ کے صبر و استقلال سے بخوبی واقف ہوں۔ گوشت نے آپ کی قوم کے  
 بہت سے نوجوانوں کا خون کیا ہے۔ آپ لوگوں کی کیفیت دیکھ کر میری آنکھوں سے اکثر آنسو  
 نکل آتے ہیں میں آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہوں گا۔

بطینا۔ اب تم سب اس نوجوان کی خدمت کرو۔ اور اسکو میرے باغ پہنچا دو۔

آج چاند کی کیا حالت ہے؟ بارش کے آثار نظر آتے ہیں کیونکہ چاند کی آنکھوں سے جھپکواؤ انسو  
 ٹپکتے نظر آتے ہیں۔ جب چاند نگین ہوتا ہے تو سب بھول اسکے ساتھ روتے ہیں۔ اور دوشیزہ  
 لڑکیوں کی عصمت بگڑنے پر ماتم کہتے ہیں۔ افسوس شاہد ہی کوئی رات ایسی گزرتی ہو کہ دنیا  
 میں کسی حسین کم سن دوشیزہ اور نازک اندام لڑکی کی عصمت میں خلل نہ پڑتا ہو اور چاند کو ایسی  
 شرمناک اور قابلِ عبرت واقعات کا گواہ بننا پڑتا ہو۔

- - - میرے عشق کی زبان بند کر دو اور اسکو آہستہ آہستہ لیجاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

## دوسرے

جنگل کا ایک اور حصہ

آبرائے میں سوخ رہا ہوں کہ بیٹنا۔ مٹی یا بھی سو رہی ہے۔ اگر جگی تو کس چیز پر اسکی نظر پڑی  
 اور پھر عشق کا کس حد تک اثر ہوا۔

(پک داخل ہوتا ہے)

آہ۔ میرا قصدا رہا ہے کیوں دیوانہ آج تمام رات اس جنگل میں تو کیا کرتا رہا؟  
 پک۔ مگر ایک عجیب خلقت جاوے پر عاشق ہوئی ہے۔ اسکی خواب گاہ کے قریب پسند  
 گوارہ پیشہ ور یونانی ایک تماشہ کے پارٹ دمرانے کیلئے اکٹھا ہوئے تھے۔ ۱۰۱۔ وہ تھیسس  
 کے جن شادی کے لئے تماشہ تیار کر رہے تھے۔ ان میں ایک بڑا ہوتو فٹ پاگل  
 حاجو مہر جس کا پارٹ کر رہا تھا۔ اتفاقاً اسکو جہاڑی میں چھپنے کے لئے جانا پڑا۔ اور مینے

موقع پا کر اسکے سر پر ایک گدھے کا سر لگا دیا۔ جب وہ اس قطع سے اپنے احباب کے پاس پہنچا  
 آیا تو سب ڈر کر بھاگے اور میں نے انکو جنگل میں پھرا کر بہت حیران پریشان کیا۔ ناگہاں قشت  
 بیٹن کی آنکھ کھلی اور وہ گدھے پر عاشق ہو گئی۔

آبران۔ یہ تو میری اُمید سے بھی زیادہ اچھا ہوا۔ تو نے اُس یونانی کی آنکھوں میں محبت کا  
 عرق ٹپکایا یا نہیں۔

پاک۔ جھک وہ جوان سوتا ملا۔ اور عورت کسی قدر فاصلہ پر لیٹی ہوئی تھی پس میں نے  
 عرق آنکھوں میں ڈال دیا۔

(ہر میا اور ڈمیٹرس داخل ہوتے ہیں)

آبران۔ الگ ہٹ جا دیکھ وہی یونانی آ رہا ہے  
 پاک۔ عورت وہی ہے مگر مرد وہ نہیں ہے۔

ڈمیٹرس۔ تم اس شخص کو کیوں جھڑکتی ہو جو تم سے محبت کرتا ہے بھرت الفاظ اسکے لئے  
 استعمال کرو جو اسکا حق ہے۔

ہر میا۔ ابھی تو میں صرف بد زبانی کرتی ہوں لیکن کچھ دیر میں اس سے بھی زیادہ برا سلوک  
 کروں گی کیونکہ میرے خیال میں تیری حرکت قابل لعنت ہے۔ تو نے لاسٹنڈر کو حالت  
 خواب میں قتل کیا ہے۔ تیرے ہاتھ ایک خون سے توڑ گئیں ہو رہے ہیں۔ اب مجھ کو بھی  
 قتل کر ڈال۔ آفتاب وقت بتانے میں ایسا سچا نہیں ہے جیسا وہ میرے عشق میں صادق  
 تھا۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ مجھ کو سونا چھوڑ کر چلا جاتا۔ اگر میں اس خلاف قیاس بات کا یقین

کروں تو اُس سے پہلے یہ مان لوں کہ زمین میں ایسا سورج کرنا ممکن ہو کہ چاندنی جس سے نیچے کی دنیا تک پہنچ جائے۔ اور جس وقت آفتاب وہاں جلوہ گر ہو دُعا چاند کی روشنی پہنچ جائے۔ غرض کہ یہ محال ہے اور بیشک تو نے اُسکو قتل کیا ہے قاتل کی صورت بھی ایسی ہی مہیب اور خطرناک ہوتی ہو جیسی میری ہے۔

ڈیٹرٹرس۔ یوں کہو کہ مقتول کی صورت پر ایسی ہی مردنی چھائی ہوتی ہے جیسی میرے چہرہ پر ہے۔ کیونکہ تمھارے سخت ظلم نے میرے دل سے خون بہایا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ تم قاتل ہو کہ ایسی روشن اور خوبصورت ہو جیسی کہ ستارہ زہرہ جو آسمان پر درخشاں ہے۔

ہرمیا۔ ان فضول باتوں کو بھوڑ دے مجھ کو یہ بتا کہ لائسنڈر کہاں ہے۔ اے نیک بخت ڈیٹرٹرس کیا تو اس کا پتہ مجھ کو بتا دے گا؟

ڈیٹرٹرس۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکی لاش اپنے کتوں کو دیتا۔

ہرمیا۔ اے مفرد کتے تجھے لعنت ہو۔ تو مجھ کو اس قدر اذیت دے رہا ہے کہ کوئی کنواری لڑکی اس قدر سختی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر تو نے اُسکو قتل کیا ہے تو آج سے اپنا شمار انسانوں میں نہ کرنا۔ بیداری میں تو اس سے آنکھ چار نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے تو نے اُسکو سوتے میں قتل کیا ہے۔ یہ بڑی بہادری کا کام ہے۔ کیا سانپ یا اور کوئی کیڑا اس طرح جان نہیں لے سکتا تھا۔

ڈیٹرٹرس۔ تم اپنا غصہ مجھے فضول ظاہر کرتی ہو میں لائسنڈر کے خون کا مجرم نہیں ہوں۔ اور نہ میری دانست میں وہ مرا ہے۔

سہریا۔ مہربانی کر کے یہ بھی بتا دو کہ وہ اچھا ہے۔

ڈیپٹرس۔ اگر میں بتاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟

سہریا۔ تمکو حق حاصل ہو گا کہ مجھے کچھ بھی نہ دیکھو بلکہ تیرے سامنے سے میں اسی وقت جاتی ہوں خواہ وہ زندہ ہو یا نہ ہو۔

(جاتی ہے)

ڈیپٹرس۔ اس رنج و غصہ کے وقت اس کا نقاب فضول ہے اور بہتر ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے میں یہاں آرام کر لوں۔ میرا رنج اس سبب سے زیادہ تکلیف دہ ہو گیا ہے کہ میں نیند کا قرضدار ہوں اور اب یہاں آرام کر کے اس قرضہ سے بیکردشی حاصل کروں گا۔

(سوٹا ہے)

آبران۔ یہ تو نے کیا کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے غلطی سے وہ عرق کسی پچھے ماشن کی آنکھوں میں ڈپکا دیا اور بجائے عشق صادق قائم ہونے کے کوئی قدیمی عشق جاتا رہا۔ پک۔ یہ قضاؤ قدر کی کارروائی ہے جس سے بندہ محض مجبور ہے۔

آبران۔ اس خجل میں تو مجھ سے زیادہ تیز جا اور نوانی سلین کو تلاش کر۔ وہ مریض عشق ہے۔ اور اس کا چہرہ ٹھنڈی سانپوں کی افراط سے جو خون لطیف کو جذب کر لیتی ہیں بالکل زہر مہرہا، تو کسی دھوکے سے اسکو یہاں تک ملے آ۔ اور میں یہاں اس جوان کی آنکھوں پر بھر کو دیتا ہوں پک۔ ابھی جاتا ہوں۔ آپ دیکھتے رہئے ہیں ایسا تیز جاؤں، مہیا ترکوں کی کمان کو تیر۔

(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس نگلابی بھول کی تاخیر سے جس نے خداوند عشق کے تیر کا زخم کہا یا ہے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ سب ڈیٹرس ہلین کو دیکھے تو وہ اُسکی نظر میں زہر سے زیادہ سین معلوم ہو۔ اور اسکے عشق میں دیوانہ ہو کر ان تمام تکالیف اور مصدات کا معاوضہ کرے جو اُس نے پہنچائے ہیں  
(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پاپ۔ اے بریوں کے سردار ہلین آ رہی ہے۔ اور وہ نوجوان بھی ہمراہ ہے جس کی آنکھوں میں مئے غلطی سے عرق ٹپکا دیا تھا۔ ذرا آپ انکا ناشاد کیجئے۔ کیوں حضور یلہان بھی یکسے بیوقوف ہوتے ہیں

آبران۔ ادھر آ جاؤ۔ ان کی آواز سے ڈیٹرس جگ پڑے گا۔

پک بڑا لطف ہو گا جب ایک عورت سے دونوں عشق ظاہر کر گئے۔ مجھ کو ایسے خلعت فطرت مذاق میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ گذشتہ  
پڑے بڑے در دست بادشاہ سلطنت عثمانیہ کے مذہبیوں کو "جانی" کہنا تو خیال کیا کرتے تھے۔ راسیاں بچوں کو ترکوں کے نام سے ڈرا کر تکیں۔ انکی جو انگریسی سپاہ گوی نشست نہ ازی کی تاہم پچھ میں شہرت تھی۔ وہ فن جنگ اور آلات حرب کے استہلال میں بے مثل سمجھے جاتے تھے۔ محبتہ کہا نین میں ان کی خصوصاری اور تیر اندازی قرب الشمل تھی۔ یورپ کے بڑے بڑے جو انگریسی سپاہی کچھ دنوں کے لئے قسطنطنیہ میں رہا کیا کسی ترک سے تعلیم حاصل کر لینا اظہار قابلیت کے لئے بطور مہابات بیان کیا کرتے تھے۔

(اسٹنڈرڈ اور ہیلن داخل ہوتے ہیں)

اسٹنڈرڈ: یہ خیال تم کو کیسے پیدا ہوا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ نفرت اور تحارت کیسا کبھی آئندہ نہیں نکلتے۔ جھکودیکھو کہ میں برابر دریا ہوں۔ اور جو میں آئندہ ہا کر کھائی جاتی ہیں وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔

ہیلن: تمہاری چالاکی اور بدعاشی مجھ پر کھلتی جاتی ہے جب تم ایک قسم کے دوسرے قسم کے ٹوڑتے ہو تو تمہاری کوئی قسم اعتبار کے لائق نہیں۔ یہی قسم میں تم پر کیا کر سانسے ہمتاں کر چکے ہو اور اب اسکو چھوڑ دیتے ہو۔ تم قسم کا قسم موازنہ کرو۔ یا ترازو کے پلوں میں اس وقت کی قیاسوں پر پرانی قیاس رکھ کر تو تو برابر وزن ہو گا اور دونوں جھوٹے قصوں کی طرح ہلکی ہوں گی۔

اسٹنڈرڈ: میری عقل درست نہ تھی جب میں نے ہر سائے قول و قرار کیا۔  
ہیلن: میری نزدیک تمہاری عقل اب درست نہیں۔

اسٹنڈرڈ: ڈیٹریس ہر سائے پر عاشق تھا اور تجھ سے بالکل محبت نہیں کرتا۔  
ڈیٹریس (دھج کر): اسے حسن کی دیوی ہیلن میں میری آنکھوں کو کس چیز سے تشبیہ دیں کہونکہ شیشہ میں بھی وہ صفائی و درلرانی نہیں ہے جو میری دلکش آنکھوں میں ہے تیرے نزدیک نازک ہونٹ چمکے سانسے بوسہ جاں بچے انکی مثال کہاں کر لادوں۔

کوہ طور پر مفید بردنا کے چٹان شرفی ہوا کے اثر سے نہایت دلچسپ ہوتے ہیں لیکن تیرے شفاقت یا تھوڑے سے اگر مقابلہ کرنا گئے تو کڑے سے زیادہ ساہ معلوم ہو گئے۔ گماتا



اپنے عاشق خستہ جگر کو ایک بوسہ نہ عنایت کریگی جو اس کی زندگی کا سبب جائے۔  
ہیلین۔ پریشانی مصیبت۔ تباہی۔ اب میں سمجھی کہ تم سب لوگ میری سنسنی کیا چاہتے  
ہو۔ اگر تم میں شرافت کی بوہوتی اور شریفانہ بڑاؤ سے واقف ہوتے تو مجھ سے ایسا سلوک  
نہ کرتے میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ مگر کیا ضرور ہے کہ مجھ کو دیا نہ بھی ناؤ۔  
اگر تم مرد ہوتے جیسا کہ صورت سے ظاہر ہوتا ہے تو ایک شریف عورت سے ایسا بڑاؤ کھوتے  
تم میرے ساتھ عشق ظاہر کرتے ہو حالانکہ میں جانتی ہوں تو مجھ سے نفرت ہے۔ تم  
دونوں ایک دوسرے کے رقیب ہو اور ہر مہیا کو بیاہ کرتے ہو۔ اب مجھ کو بیوقوف بنانے کیلئے  
باہم مل گئے ہو۔ یہ بڑی جو انردی اور بیادری کا کام ہے۔ کیا تم اپنی دلیبی کے لئے کسی کنکار  
رہائی کو ستانا اور رُلانا اچھا سمجھتے ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیٹرس یہ تمہاری نا انصافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہر مہیا پر عاشق ہو  
اور جس سچائی سے میں اُس کو تھامے لئے چھوڑ دیتا ہوں اسی طرح تم ہیلین کو میرے لئے  
چھوڑ دو جس سے مجھ کو الفت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔  
ہیلین۔ ان فضول باتوں سے کیا حاصل ہے۔

ڈیٹرس۔ ہر مہیا لائسنڈر کو مبارک ہو مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ اگر مجھ کو اُس کے ساتھ عشق  
تھا بھی تو جاننا۔ میرا دل اسکے پاس مہمان کی طرح تھا اور اب اپنی بُرائی جگہ ہیلین کے پاس  
واپس آ گیا جہاں ہمیشہ رہیگا۔

ڈیٹرس۔ تم اس معاملہ میں فضول غدر نہ کرو۔ دیکھو تمہاری مشفقہ آبرہی ہے۔ اگر پاس کر  
(ہر بار دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہرمیا۔ اندھیری رات میں جب قوت باصرہ بکیر ہو جاتی ہے۔ قوت سامہ تیز ہوتی ہے۔  
چے۔ جتنی آنکھ کی روشنی کم ہو جاتی ہے اتنی ہی زیادہ تیزی کانوں میں آ جاتی ہے۔ لائسنڈر  
اگرچہ تو اس وقت میری نظروں سے نہاں ہے لیکن تیری آواز نے میری رہنمائی کی اور تیرے  
پاس پہنچا دیا۔ میں اس وقت تحیر ہوں کہ تو میرے پاس سے اٹھ کر کیوں چلا آیا۔

لائسنڈر۔ جب عشق جھکاؤ ٹھنڈے پر مجبور کرتا تھا۔ تو میں وہاں کیونکر ٹھہرتا۔

ہرمیا۔ وہ کوئی عشق تھا جس نے لائسنڈر کو میرے پاس سے اٹھایا۔

لائسنڈر۔ عشق حسینہ سلین کا ہے جس کے من کے سامنے آسمان کے تارے شراب کے  
چلے ہیں۔ تو مجھے یہاں تلاش کرنے کیوں آئی۔ یہ نہ سمجھی کہ بے انتہا نفرت کے سبب میں تمہیں  
موتا چھوڑ کر چلا آیا۔

ہرمیا۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ کیا تمہارے دل میں بھی یہی ہے جو تمہاری زبان پر آیا نہ میں سمجھوں۔  
تو نہیں آتا۔

جولین۔ یہ بھی اس سازش میں شریک ہے میں سمجھتی ہوں کہ ان تینوں نے ملکر میرے  
چہرے کے لئے ایک ٹگنڈہ تیار کیا ہے۔ اے تکلیف دہ۔ حضرت رساں ہرمیا! احسان  
فراموشی لڑکی کیا تو بھی ان لوگوں سے میرے تنگ کرنے کے لئے مل گئی ہے۔ کیا وہ چرائی  
منہیں۔ قدیم رازداریاں۔ خواہرانہ برتاؤ۔ مدرسہ کی دوستی بچپن کی باتیں سب فراموش

ہو گئیں۔ ہم تم پاس بیٹھ کر ایک ہی کپڑا سیتے تھے ایک ہی گیت گاتے تھے چھ دنوں نے ساتھ پرورش پائی اور گونا گونا ہر جسم دو تھے لیکن دل ایک ہی تھا۔ آج سب بھلی باتیں بھلا کر تم میرے دشمنوں سے مل گئی ہو۔ اگرچہ اس وقت تم مجھ کو پریشان کر رہی ہو لیکن فی الحقیقت تمھاری یہ حرکت تمام جنس نسواں کے لئے باعث توہین ہے۔

ہر مریا۔ مجھ کو تمھاری باتوں پر تعجب معلوم ہوتا ہے میں ہرگز تم کو نہیں چھیڑتی ہوں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو مجھ سے نفرت ہے۔

ہیلین۔ کیا تم نے لانسڈر کو میرے پیچھے نہیں لگا دیا ہے کہ وہ میری آنکھوں اور میری صورت کی تعریف کرتا پھرے۔ کیا تم نے اپنے دوست کے عاشق ڈیوٹرین کی جو فتور ڈی وہ پہلے مجھ کو نفرت کرتا تھا آمادہ نہیں کیا۔ کہ وہ میرے حسن پر اپنی شیفنگی ظاہر کرے؟ جس شخص کو اس کا نفرت ہے وہ اس سے اظہار عشق کیوں کرتا ہے۔ اور لانسڈر جو تمھارا عاشق تھا اب مجھ کو مشوق کیوں بناتا ہے۔ یہ سب تمھارا سکھایا سبق معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں تمھاری حمیہ بین اور خوش قسمت نہیں ہوں تو مجھ پر ترس کھانا پانا ہے نہ کہ مجھ سے نفرت کر دو۔

ہر مریا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

ہیلین۔ ایسی بناوٹ کی باتیں میں خوب سمجھتی ہوں۔ مجھ کو جیسے طرے کیلئے تم اپنا چہرہ نکالیں بنائے ہو۔ جب میں دوسری طرف دیکھتی ہوں تو تم میرا منہ جھپٹاتی ہو گی۔ بالکوں اور آنکھوں کے اشلے میں بھی جانتی ہوں۔ اپنا مذاق قائم رکھو۔ اگر تم نے عمدگی سے اس منہ کی کھینچا یا تو یہ واقعہ تاریکوں میں کھنے کے قابل ہو گا۔ اگر تم میں ذرا بھی جسم کا لحاظ ہوتا تو مجھ سے ہرگز

اس طرح پیش نہ آتیں مگر اسوقت میں خود ہی غلطی پر ہوں۔ کاش میں اسوقت مرجاتی یا کسی طرح اس جگہ سے دور ہو جاتی تو میری جان اس مصیبت سے بچتی۔  
 لائسنڈر۔ اے شریف ہیلن۔ ڈاکٹر جا۔ ایک بات میری مٹن لے لے خولہ صورت  
 ہیلن میری جان تجھ پر قربان۔ میرا سر تیرے قدموں پر نثار۔  
 ہیلن۔ واہ واہ۔

ہرمیا۔ میرے پیارے لائسنڈر۔ ہرمیا سے ایسی حقارت آمیز گفتگو نہ کرے  
 ڈیمیسٹرس۔ اگر اسکی التجا کا اثر نہیں ہے تو مجھ کو زبردستی کرنا پڑے گی۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ  
 ہیلن کو میرے سامنے کوئی تنگ کرے۔

لائسنڈر۔ تیری زبردستی اور اسکی التجا دونوں بیکار ہیں۔ تیری دھمکیوں میں اسکی کمزور  
 خواہش سے زیادہ طاقت نہیں ہے۔ ہیلن مجھ کو تجھ سے الفت ہے۔ اپنی جان کی قسم میں  
 تجھ پر فدا ہوں۔

ڈیمیسٹرس۔ میں کہتا ہوں کہ یہ نسبت لائسنڈر کے مجھ کو زیادہ محبت ہے۔  
 لائسنڈر۔ تو یہ کہتا ہے کہ تو الگ چل اور ثابت کرے۔  
 ڈیمیسٹرس۔ ابھی ابھی! فوراً! میں تیار ہوں۔

ہرمیا۔ (لائسنڈر کو گلے لگا کر) یہ کیا کہتے ہو تمہارا کیا ارادہ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔  
 لائسنڈر۔ اے سیاہ قامت ہیلن میرے پاس سے دور ہو۔

ڈیمیسٹرس۔ تم مجھ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو اور ہرمیا سے جدا ہونا چاہتے ہو۔

حالانکہ تم خود مجھ سے مقابلہ کرتے ڈرتے ہو اور زور کر کے الگ نہیں ہو جاتے۔ جب تم ایک عورت کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے تو مجھ سے کیا مقابلہ کر دگے۔

لانسڈر۔ اے بد صورت بلی مجھ کو چھوڑ دے ورنہ سانپ کی طرح الگ کر کے پھینک دوں گا۔ ہر میا۔ تم ایسے غیر مہذب کیوں ہو گئے۔ میرے پیارے تکو کیا ہوا؟

لانسڈر۔ تیرا پیار اکوئی اور ہو گا۔ میرے پاس سے ہٹ جا۔ اے بد بودارد و اے قابل نفرت غذا۔ مجھ کو چھوڑ دے۔ میں تیرے عشق کا مریض نہیں ہوں۔

ہر میا۔ کیا تم مذاق کرتے ہو؟

ہیلن۔ بیشک وہ مذاق کر رہا ہے اور تم بھی منہس رہی ہو۔

لانسڈر۔ ڈیٹرس میں اپنے اقرار پر قائم ہوں۔ اور تجھ سے ضرور لڑوں گا۔

ڈیٹرس۔ اس وقت تو ایک عورت کے قابو میں ہے۔ میں تیرا اعتبار نہیں کر سکتا۔

لانسڈر۔ کیا اس عورت کو میں کوئی تکلیف پہنچاؤں۔ ااروں۔ اارو والوں۔ کیا کروں؟ اگرچہ مجھ کو اس سے نفرت ہے۔ لیکن میں کوئی صدمہ پہنچانا نہیں چاہتا۔

ہر میا۔ تم نفرت سے زیادہ کیا صدمہ پہنچا سکتے ہو؟ مجھ سے نفرت کرنے کی تکو کیا وجہ؟

صرف تمھارا یہ کہنا ہی میرے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا میں ہر میا نہیں ہوں؟

یا تم لانسڈر نہیں ہو؟ میں اب بھی ویسی ہی خوب صورت ہوں جیسی پہلی تھی۔ آج رات تک

تم مجھ سے محبت کرتے تھے اور آج ہی رات کو تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ آخر اسکا کیا سبب ہے؟

کیا تم یہ سب باتیں سچ کہہ رہے ہو؟

لائسنڈر میں اپنی جان کی قسم کھانا ہوں کہ یہ بالکل سچ ہے۔ میں اب ہرگز تجھ کو دیکھنا نہیں چاہتا اپنے دل سے فضول امیدیں نکال ڈال اور اس میں ہرگز شک و شبہ نہ کر کہ یہ ہرگز مذاق نہیں ہے کہ تجھ کو تجھ سے نفرت اور ملین سے عشق ہے۔

ہر میا۔ اے ساحرہ! اے محبت کی چڑانے والی تورات کو یہاں کیوں آئی اور میرے عاشق کا دل مجھ سے کیوں پھیر دیا؟

ہیلین۔ یہ دوسری ہوئی کیا تم کو شرم و حیا کا کچھ لحاظ نہیں ہے۔ دوشیزگی کا لحاظ بالکل نہیں باقی ہے۔ کیا تم میری زبان سے بھی کوئی سخت جواب سننا چاہتی ہو؟ اے سکار عورت۔ اے کٹھن پتلی۔ تجھ کو کیا کہوں؟

ہر میا۔ کٹھن پتلی! کٹھن پتلی سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھی شاید تو نے اپنے قد کا مجھ سے مقابلہ کیا ہے۔ اور اپنے ذیل ڈول کا اظہار کر کے لائسنڈر کا دل پھیرا ہے۔ کیا تیری وقت صرف اسی سبب بڑھ گئی کہ تیرا قد ڈالنا ہے اور میں کوتاہ قد ہوں۔ اے بانس کے لٹھے بول! میں کتنی چھوٹی ہوں۔ میرا قد اگر جھلاننا نہیں ہے لیکن اپنے ناخنوں سے تیری آنکھیں نکال لوں گی اور تجھ کو اندھا کر دوں گی۔

ہیلین۔ اے شریف جوانوں! مجھ کو اس عورت کے غصہ سے بچاؤ میں ایک کمزور اور بیدھی محبت ہوں۔ مجھ کو اپنے بھڑنے کی عادت کبھی نہیں پڑی۔ تم شاید خیال کرو کہ بسبب پتہ قد ہونے کے وہ مجھ سے طاقت میں بھی کچھ کم ہے۔

ہر میا۔ دیکھو پیر پتہ قد کا نام لیا۔



کا نام نہ لو۔ اگر تم نے اس سے عشق ظاہر کیا تو تمکو اسکا نتیجہ برداشت کرنا ہو گا۔  
 لائسنڈر۔ اسوقت ہرمیا مجھ کو نہیں پکڑے ہو۔ اب چلو تو معلوم ہو جائے گا کہ ہیلین پر  
 کیسکا حق ہے؟ میلر یا تمھارا۔  
 ڈیمیسٹرس۔ بہتر ہے مگر آگے نہ بڑھو۔ میرے ساتھ ساتھ چلو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں  
 بھاگ نہ جاؤ۔

(لائسنڈر اور ڈیمیسٹرس جاتے ہیں)

ہرمیا۔ بی صاحب۔ یہ سب آپکے کر توت ہیں۔ اب جاتی کہاں ہو۔ ذرا میرے سامنے تو آؤ۔  
 ہیلین۔ میں تم پر اعتبار نہیں کرتی اور نہ تمھاری قابل لعنت صحبت میں ٹھہروں گی۔  
 تمھارے ہاتھ لڑائی کے لئے زیادہ تیار ہیں۔ اور میرے پیر بھاگنے کی زیادہ قوت رکھتے ہیں۔  
 (ہیلین جاتی ہے)

ہرمیا۔ یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں سخت حیرت میں گرفتار ہوں  
 (ہرمیا جاتی ہے)

آبران۔ یہ سب تیری غلطی کا نتیجہ ہے۔ تو نے یا تو غلطی کی یا یہ بھی شرارت تھی  
 پک۔ اے پر یوں کے سردار آپ عین کیجئے کہ یہ میری غلطی تھی آپ نے فرمایا تھا  
 کہ میں اس فوجان کو یونانی لباس سے شناخت کر دوں گا۔ او جس کی آنکھ میں میں عرق  
 ڈالا وہ بھی یونانی لباس پہنے ہے۔ لیکن میں اپنی اس غلطی پر مادم نہیں ہوں کیونکہ اس



کسی قدر چپچی بھی ہوئی۔

آبران۔ اب یہ دونوں عاشق لڑنے لگے ہیں۔ تو فوراً جا۔ اور رات کو ایسا تاریک کر گہرا  
ایسا کر کہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے نہ آنے پائیں۔ کبھی لائسنڈر کی آواز بنا کر ڈیوٹر س کو  
جیلن کر اور کبھی ڈیوٹر س کی آواز بنا کر لائسنڈر کو پریشان کر۔ غرض ان دونوں کو ایسا تھکا  
دے کہ یہ سو جائیں۔ اور تب یہ دوسرا عرق لائسنڈر کی آنکھوں پر چکا دے کہ پھلے پھول کا  
اثر جان لہے۔ اور صبح اٹھ کر دونوں خوش دار السلطنت کا راستہ لیں میں اس عرصہ میں  
ملکہ کے پاس جا کر وہ لڑکا مانگے لیتا ہوں تب اسکی آنکھوں پر سے بھی سحر رفع کر دوں گا۔

پاک۔ اے میرے سردار اب جلدی کرنا چاہیے کیونکہ صبح قریب ہے۔ وہ تمام بُھوت  
پریت جو رات میں گشت کرتے ہیں اور صبح ہوتے قبرستانوں میں گھس جاتے ہیں۔ اب  
وہ ایسی کی تیاری کر رہے ہیں جو ارواح خود کشی یا اور سخت جرائم کی وجہ سے شائد اور  
معاصی میں بسر کرتی ہیں اپنے اپنے مقام پر واپس جا چکے ہیں تاکہ روز روشن اُنکے شرناک  
اور قابلِ عبرت حالات کا گواہ نہ ہو جائے۔

آبران۔ ہلوگ اور کم ہیں۔ ہکو صبح تک پھرنے کی اجازت ہے۔ اکثر جنگلوں و باغوں  
کی سیر تماشے میں یں مصروف رہا ہوں۔ یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور اسکی شعاعوں سے  
سبزی مائل نملین چٹنے منہرے ہو گئے۔ مگر تاہم تو جلدی کر اور قبل صبح ہونے کے اس  
کام سے فراغت کر لے۔

(آبران جاتا ہے)

پک۔ میں ان دونوں کو تمام گل میں بھراؤ نکلا اور خوب جبران کرونگا۔ ایک قے یا تاہی۔

(لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر۔ ارے مزور ڈمیٹرس تو کہاں ہے۔ میرے مقابل آ۔

پک۔ اے بد معاش میں یہاں تیار کھڑا ہوں۔ تو کہاں ہے؟

لائسنڈر۔ میں تیرے پاس ابھی آتا ہوں

پک۔ کسی صاف اور ہموار جگہ پر چل۔

(لائسنڈر آواز کی طرف جاتا ہے اور ڈمیٹرس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

ڈمیٹرس۔ اے لائسنڈر بول۔ او بزدل تو کدھر ہے۔ کہاں چھپ گیا؟

پک۔ تو مجھاریوں اور ستاروں سے کہتا پھرتا ہے کہ میں لڑونگا۔ او میرے سامنے نہیں آتا۔

ڈمیٹرس۔ تو کہاں ہے؟ میں ابھی آیا۔

پک۔ میری آواز کے ساتھ چلا آ۔ کسی ہموار جگہ پر لڑونگا۔

(ڈمیٹرس آواز کی طرف جاتا ہے اور لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر۔ ڈمیٹرس مجھ سے لڑنے کیلئے نہیں ٹھہرتا۔ جب میں قریب پہنچتا ہوں

تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ بد معاش دوڑنے میں بہت تیز ہے۔ اگرچہ میں بھی تیز چلتا

ہوں۔ مگر اسکو نہیں جاتا میں اب تھک گیا ہوں اور تھوڑی دیر آرام کرونگا۔

(لیٹ گیا)

اے روز رشن تو بلند طلوع ہوتا کہ میں ڈمیٹرس سے انتقام لوں۔

(اسٹنڈر سوٹا ہے اور پک ڈمیٹرس کے ہمراہ داخل ہوتا ہے)

پک۔ اے بزدل میرے مقابلہ پر کیوں نہیں آتا؟

ڈمیٹرس۔ اگر کچھ دعویٰ ہو تو ایک جاٹھر جاتا کہ مقابلہ ہو جائے۔

پک۔ میں یہاں ہوں۔ میرے پاس آ۔

ڈمیٹرس۔ تو مجھ کو فضول تنگ کر رہا ہے اب کل دن کو اسکا عوض لوں گا۔ اسوقت تھک

گیا ہوں اور آرام کروں گا۔

(اسٹنڈر لیٹا ہے اور سو جاتا ہے)

(ہیلن دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیلن۔ اے سنان رات اپنے گہنے کم کر اور جلد ختم ہونا کہ مشرق کی طرے آرام و آسائش

کا دروازہ کھلے۔ میں شہر واپس جاؤں۔ اور ان لوگوں سے دور ہو جاؤں جو مجھ سے نفرت

کرتے ہیں۔ اے نیند تو اکثر رنج و غم بھلا دیا کرتی ہے اسوقت اتنا احسان کر کہ میں خود

اپنے کو بھول جاؤں۔

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک۔ ابھی تین ہیں۔ اور ایک اور آتا چاہئے جب ہر جنس کے دو دو ہوں تو چار ہوتے

ہیں۔ اے لو۔ وہ بھی روتی دھوتی آرہی ہے۔ کیو پڈ بڑا شریر لڑکا ہے کہ ان بیچاری

لڑکیوں کو اس طرح تنگ کرتا ہے۔

(رہسریا۔ دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیرمیا۔ میں تمام عمر ایسے غم و الم میں کبھی گرفتار نہیں ہوئی، تب تک سے میرا تاجم تسم تر ہے۔  
 اور کانٹوں سے میرا لباس پُر زے پُر زے ہے۔ اب مجھ میں قدم اٹھانے کی بھی طاقت  
 نہیں باقی ہے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں آرام کر لوں۔ اگر وہ دونوں نوجوان لڑائی کا قصہ رکھتے  
 ہوں تو تمام آسمانی قوتیں میرے لائنڈر کی نگہبانی کریں۔  
 (لینڈر کی آواز سنی جاتی ہے)

پک "زمین پر آرام کرو" "میں عشق کی دوا" "تمہاری آنکھوں پر" "لگاؤنگا"  
 (لائنڈر کی آنکھوں پر عرق ٹپکتا ہے)

جب تو جگے تو اپنی پُرانی مشوقہ سے از سر نو الفت شروع کرنا کہیے ہاتھی شل ٹھیک ہو جائے۔  
 کہ ہر شخص اپنا جوڑا آپ ہی تلاش کر لے گا۔ سو اٹھ کر تم کو یہ خواب معلوم ہو گا۔ عاشق و مشوق  
 باہم مل کر خوش ہونگے اور انجام بخیر ہو گا۔

(پک جاتا ہے)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

دہی جگل۔ لائنڈر۔ ڈیویٹس۔ ہیرمیا۔ اور سیلین سو رہے ہیں

دینا۔ باٹم مع کاب۔ بیس۔ مہتہ مسٹر و اور پر یونکے داخل ہوتے ہیں۔ آبران پوشیدہ کھڑا  
 بیٹینا۔ میرے پیارے اس بچوں کے تختہ پر تو بیٹھ جاتا کہ تیرے خوبصورت خسار و نکار  
 میں بوسہ لوں اور تیرے نازک چکنے سر میں مشک و گلاب کے بھول لگاؤں تیرے

ریاے بڑے بڑے کانوں کو چوموں۔

باٹم نہیں کہاں؟

پلیں۔ حاضر

باٹم۔ براہ عنایت ذرا میرے سر کو کھجلائیے۔ کاب کدھر ہے؟

کاب۔ کاب حاضر۔

باٹم۔ کابویب صاحب۔ ہتھیاروں کو لیکر مسلح ہو جائیے۔ اور میرے لئے ایک سُرخ رنگ

شہد کی کھٹی شکار کر لائیے اور شہد کا ایک تھیلا بھی اپنے ہمراہ لیتے آئے گا۔ مگر اس کام میں

زیادہ محنت نہ کیجئے گا۔ اور یہ بھی خیال رکھئے گا کہ شہد کا تھیلا ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر

شہد کے سیلاب میں آپ غرق ہو گئے تو مجھ کو افسوس ہو گا۔ مسٹر و کہاں ہے؟

مسٹر و۔ حاضر۔

باٹم۔ ذرا اپنا ہاتھ مجھ کو دیکھئے کچھ تامل نہ کیجئے گا اس وقت سب معاف ہے۔

مسٹر و۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔

باٹم۔ صرف یہ کہ آپ بھی سر کھانے میں پیس کو مدد دیجئے۔ مجھ کو کسی حجام کی طرف رجوع

کرنا ہو گا کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے سر پر جید بال جمع ہو گئے ہیں۔ میں ایسا گدھا

ہوں کہ اگر میرے بال گڑتے ہیں تو میرا کھجلائے کو جی چاہتا ہے۔

بٹینا۔ اے میرے پیارے کیا تو گانا یا بابا سننا پسند کریگا۔

باٹم۔ مجھ کو علم موسیقی سے خاصا متناست ہے۔ احسا حکارہ نہماؤ۔

بیٹینا۔ کیوں میرے پیارے تو اس وقت کیا کہا بیٹگا؟

باٹم۔ فی الحال مرث ایک گٹھا گھاس کا کافی ہے۔ میں سوکھے روٹ بہت لطف سے کھاتا ہوں۔ اور خشک گھاس سے بھی بچہ کو رغبت ہے۔ کیونکہ عمدہ شیریں۔ اور خشک گھاس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

بیٹینا۔ میرے ساتھ ایک ایسی پری ہے کہ وہ تیرے لئے تازہ جوز لے آئیگی۔

باٹم۔ اس وقت کوئی شخص ظل انداز نہ ہو کیونکہ ہمیں خواب کا غلبہ ہے۔

بیٹینا۔ تو آرام کر اور میں تجھ سے نبل گیر ہوں گی۔ پر یوہاں سو جاؤ اور اپنا اپنا کام کرو۔

(پریاں جاتی ہیں)

جنگلی بلیں درخت سے ایسے ہی لپٹی ہیں عشق پیچہ چہال سے ایسے ہی وصل ہوتا ہوا

اُفہ! جھکو بھی تیرے ساتھ کیا عشق ہے! کتنی محبت ہے!

(دونوں سوتے ہیں اور یک دُخل ہوتا ہے)

ابراں آگے بڑھ کر اے رابن۔ تو خوب آیا۔ نفیس سیر بھی تو نے دیکھی۔ جھکو اب اسکی

دیوانگی پزیر آتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ جنگل کے اس طرف جب یہ اس پاگل سواظہار عشق

کر رہی تھی۔ اسکے سر پر پھولوں کا تاج رکھ رہی تھی۔ اور شبنم جو کلیوں پر مشرقی موتیوں کی طرح

چمکارتی تھی اُس وقت ہر پھول کی آنکھ میں ذلت و حقّت کے آنسوؤں کی طرح حجّ تھی میں

بیٹینا کے سامنے آیا اور اُسکو خوب لبت لامت کر کہ وہی تبدیل کیا ہوا بچہ طلب کیا اور اُس نے فی الفور وہ

بچہ دیدیا اور اپنی لایک پر پی کو حکم دیا کہ اسکو میرے باغ میں پرستان پہنچا دے۔ اب وہ

لوکا بھکول گیا ہے اس لئے میں اسکی آنکھوں سے سحر دفع کئے دیتا ہوں اور تو بھی اس  
یونانی کے سر سے گدھے کا سر ا لگ کرے تاکہ صبح کو سب کے ساتھ وہ بھی دارالسلطنت  
روانہ ہو۔ اور آج رات کی پریشانیوں صرف خواب معلوم ہوں، میں پہلے ملکہ پرستان کا علاج  
کرتا ہوں، تو ویسی ہی ہو جا۔ جیسی پہلے تھی۔ اور تیری نظر بھی تبدیل ہو جائے۔ چاند کی کلی  
کیو پڑ کے پھول سے زیادہ قوی ہے اور اسی کے حکم سے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ پہلے پھول کا اثر  
جاتا ہے۔

بٹینا بٹینا اٹھو۔ میری پیاری ملکہ۔ جگنو

بٹینا۔ میرے ابرار۔ میں نے کیا خواب دیکھا۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں ایک گدھے  
پر عاشق ہوئی۔

ابرار۔ تمہارا معشوق یہ ایسا ہے۔

بٹینا۔ ایسی عجیب بات کیونکر پیش آئی۔ اب میری آنکھیں اس صورت کے کتھنہ کرتی ہیں  
ابرار۔ تھوڑی دیر خاموش رہو۔ اب میں یہ مصنوعی مسرتا رہے۔ بٹینا اسوقت بابا بکاؤ  
اور ان پانچوں دیوں کو بند میں معمول سے زیادہ غافل کر دو۔

بٹینا۔ علم موسیقی کئی استادینو ادھر آؤ۔ اسوقت ایسا گانا ہوا اور ایسا باجا کیجے کہ تیرے  
میں غفلت پیدا ہو۔

(بابا بجاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد بند ہوتا ہے)

پک۔ اے باٹم ابکی جو تو تیار ہو تو میرے ہوش و حواس درست ہو جائیں گا جیسا

بیوقوف تو ہمیشہ سے تھا دلیا ہی ہو جاؤ

آجران۔ باجا بجائو۔ اے میری مکملہ آؤ۔ اب ہم تم دونوں ہاتھ ملا کر ان سر نے والوں کے چاروں طرف لپٹیں ہم دونوں میں دوبارہ محبت قائم ہو رہی ہے۔ اور کل نصف شب کے بعد تھیس کے محلہ میں ہم دونوں مایاں گئے۔ اور اسکی آٹھ نسل کیلئے برکت دے آئیں گے۔ وہاں دو اور دو خاواوا خاواوا بھی تھیس کے ہمراہ آیا ہے جائیں گے۔

ایک۔ اے میریون کے بادشاہ مجھ کو مرغی کی آواز معلوم ہوتی ہے۔

آجران۔ لکھ جبرہ کسان کی سیاہی کو ساتھ ہم بھی چپ چاپ یہاں سے کا نور ہر جائیں۔ ہم لوگ باندھ سے زیادہ جلد و نہائے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔

ٹھیک اے میرے سردار پلہ۔ راستہ میں مجھ سے بیان کرنا کہ میں تم کو ان انسانوں کے ساتھ بڑے سوچ بچی کو دیکھ رہی

دب جاتے ہیں (

وینٹ توجہ اور شکاری باجوں کی آواز آتی ہے۔ تھیس۔ ہیا لیٹا۔ آجیں۔

مع ہمدردیوں کے داخل ہوتے ہیں (

تھیس۔ ایک شخص تم میں سے جائے اور جنگل کے نگہبان کو بلا لائے.....

..... میں اپنی مشوقہ کہنتوں کا تاج دکھاؤنگا

ایک آدمی کو غریب گھائیوں میں جھوڑ دو۔ اور ایک شخص فوراً نگہبان کو بلا لائے۔

(ایک خادم نوسا جاتا ہے)



اے خوبصورت ملکہ اب ہم اس پہاڑ کی چوٹی سے کتوں کے ناپٹے اور فل شور کرنے کا ناشہ دیکھیں گے۔

پہاڑی ٹاپا میں ایک بارڈینز کر میٹ کے میدان میں ایک بڑے بادشاہ کے ہمراہ اس پارٹا کے کتوں کا ناچ دیکھا ہے۔ اس مرتبہ اس قدر شور و غل ہوا تھا کہ تمام زمین و آسمان گونج گیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر ایسی بریری نظر سے نہیں گزری۔  
تھیسس سمیرے کتے بھی انہیں مل گئے ہیں اور اسے کام میں بے نظیر میں اور ان کے اعضاء نہایت قوی ہیں۔ اور ان کے شور و غل کی تمام زبانوں میں دھم ہے۔

افادایہ عورتیں کون ہیں؟ اور یہاں کیسے لیتی ہیں؟

ایکٹیس۔ میرے سردار۔ ہ۔ تو یزنی لڑکی ہے جو ادھر سوری ہے۔ اور یہ لائسنڈر ہے۔ یہ ڈیٹرس ہے اور یہ بڈسے نیڈا کی لڑکی ہے اور جو کہ تعجب ہے کہ یہ سب یہاں کیسے جمع ہوئے۔  
تھیسس۔ غالباً کسی نہ کسی رکن کے ادا کرنے کے لئے وہ صویرے آئے اور ہائے ادھر بہتے  
کا مالٹن کے یہاں پہلے سے حج ہو گئے۔ آپس میں شاید آج ہی کا دن تو ہر مہیا کی جوابدہی  
ہے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ایکٹیس۔ جی ہاں۔

تھیسس۔ نہ کاریوں سے کہو کہ سینگ پھونک کر انکو جگا لیں۔

(زدی کتنی بوجھل و شور ہوتا ہے۔ لائسنڈر ڈیٹرس ہر سیاہیلین گھبراہٹ)

(ہنگ ہٹنے ہیں)



قبل میں ہیلن سے منسوب تھا لیکن جس طرح شدت مرض میں غذا بُری معلوم ہوتی ہے۔ اور بعد صحت اُنکی خواہش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہیلن سے مجھ کو کچھ دنوں کے لئے نفرت چھ لگی تھی۔ اور اب قدیمی محبت عود کر آئی۔

تھیسس۔ اے خوش نصیب ناشقو۔ تمہاری باتیں میں پھر سنوں گا۔ ایکس میں قہر تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرتا ہوں کہ عبادت گاہ میں اسی وقت ہمارے ساتھ اُن دنوں کی بھی خصوصی سہولت ملے گی۔ اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور شکار کا وقت نکل گیا ہے۔ اس لئے دار السلطنت جانا چاہتا ہوں۔ دیکھو تین مرد اور تین عورتوں کا ایک ساتھ نکاح ہو گا تو نہایت لطف آئے گا۔

(تھیسس پچالیٹا ایکس جی ہمراہ بیان جاتے ہیں۔)

ڈیمیسٹرس۔ مجھ کو یہ سب واقعات دور کے پہاڑوں کی طرح ایسے دُھندلے نظر آتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔

ہیرمیا۔ مجھ کو رات کی ہر بات درپڑی معلوم ہوتی ہے اور عقل کام نہیں دیتی۔

ہیلن۔ میرا خیال بھی ایسا ہی ہے جس طرح کسی کو موتی راستہ میں پڑا مل جائے اور وہ شک کرتا ہو کہ اس موتی کو اپنا سمجھوں یا نہ سمجھوں یہی میرا حال ہے۔

ڈیمیسٹرس۔ کیا دراصل ہم سب جگ ہے ہیں؟ یہ کہیں خواب تو نہیں ہے؟ کیا ڈیوکیاں آیا تھا اور ہم کو اپنے ساتھ بلا گیا ہے۔

ہیرمیا۔ ڈیوکیاں آیا تھا اور میرا باب بھی ہمراہ تھا۔

ہیلن اور ہپالیڈا بھی تھی۔

لائسنڈر ڈوک حکم دے گیا ہے کہ ہم اسکے پیچھے پیچھے عبادت گاہ چلیں۔

ڈیوٹر س۔ تو یہ خواب نہیں ہے، دیکھو چلنا چاہئے۔ راستہ میں رات کے واقعات بیان کرتے جائیں گے۔

(جاتے ہیں)

باٹم۔ ابگ کہ جب میرا سقرہ نشان آئے تو مجھ کو پکارنا میں فوراً آؤں گا۔ اب لیڈر نشان ہو۔  
"خوبصورت پریس"

اسے کوئیس۔ اوفلیٹ دھونکنے والے اناؤٹ قلمی گز۔ اشارہ دینگ یا خدا!

یہ سب مجھ کو توتا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آہا میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ کہ بیان انسان کے اسکان سے باہر ہے۔ انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ اپنا خواب کسی سے بیان کرے تو میں

خواب میں دیکھا کہ میں ————— اب کیا کہوں کہ کیا ہو گیا؟ اور میرے سر پر ایک

————— مگر انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرے سر پر کیا تھا؟ نہ کسی آنکھ نے دیکھا

ہے نہ کسی کان نے سنا ہے۔ نہ کسی ہاتھ نے چھوا ہے نہ کسی زبان نے چکھا ہے نہ کسی کو دل

میں یہ سہم دکان آیا ہے جو میرا خواب تھا میں کوئیس سے کہوں گا کہ وہ ایک نظم تیار کرے اور

اسکا نام باٹم کا خواب لکھا جائیگا کیونکہ اسکی نہایت کوئی نہیں پہونچ سکتا۔ اور میں ڈوک

کے سامنے اسکو تماشہ کے بعد پڑھوں گا۔ بلکہ زیادہ موخر بنانے کے لئے تھیں کی دلاوت کر

وقت

وقت پڑھوینگا۔

## دوسرے کین

(کوئٹہ کا مکان)

کوئٹہ فلیوٹ۔ اسٹاؤٹ اور اسٹارولینگ داخل ہوتے ہیں۔

کوئٹہ۔ کوئی باٹم کے مکان پر گیا تھا؟ وہ دسپس آیا یا نہیں؟

اسٹارولینگ۔ اسکا کہیں پتہ نہیں ہے غالباً پریاں اُسکو اڑائے گئی ہیں۔

فلیوٹ۔ اگر وہ نہ آئے تو تاشہ نہیں ہو سکتا۔

کوئٹہ۔ غیر ممکن ہے کیونکہ تمام شہریں اس سے عمدہ پریس کوئی نہیں بن سکتا۔

فلیوٹ۔ وہ تمام اہل حرفہ میں سب سے زیادہ عقل مند ہے۔

کوئٹہ۔ اور سب سے زیادہ حسین و خوش آواز ہے

(اسنگ داخل ہوتا ہے)

اسنگ۔ استاد وائٹ لیک مندر سے واپس آ رہا ہے۔ اس کے ساتھ چند اور لادو اور لیدر بھی

شادی ہوئی ہے۔ آج ہمارا تاشہ پوتا تو ہم سب آدمی بن جاتے۔

فلیوٹ۔ ہائے افسوس باٹم تم ان سوجدہ ہوتے تو تمام عمر کے لئے چھپانے والا نہ تھیکم

لکھ جاتا یہ غیر ممکن ہے کم تو ایک اس کے لئے چھپانے کا یہ میرے کم حق کرنا۔

(باٹم داخل ہوتا ہے)

باٹم میرے فوجیان دوست کہاں ہیں؟

کوئٹہ۔ اخام! باٹم کیسی سبارک راعت ہے کہ قتلے اس گھر میں قدم رکھا۔

باٹم۔ استاد دوا مجھکو عجائبات بیان کرتا ہیں لیکن اس وقت کچھ نہ کہو۔ میل وردقت سب حال صاف صاف بیان کر دوں گا۔  
کوئیس۔ کچھ تو کہو۔

باٹم۔ اس وقت کچھ نہیں بتاؤں گا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیوک کو کھانے سے فراغت ہوگئی۔ اپنا لباس تیار کر دو۔ ڈاررھیوں کے لئے عمدہ رتیاں مہیا کر دو اور شاہی محل کے پاس مجھ سے ملو۔ شخص اپنا اپنا پارٹ دیکھ لے کیونکہ ہمارا تماشہ پسند کیا گیا ہے۔ کم سے کم یہ انتظار تو ضرور کر دو۔ کہ قہسی کے کپڑے صاف ہوں۔ ہاں جو شخص شیر کا پارٹ کرنے والا ہو وہ اپنے ناخن بہ کٹائے۔ کیونکہ شیر کے پنجہ کا کام دیں گے اکثر دھربانی کر کے آج پیاز یا اسنہ نہ کھانا کیونکہ ہاں شہر میں گفتار سی کی ضرورت ہوگی۔ بس بس۔ بلو دیر نہ لگاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

(پہلا سینہ تہیسیں کا محل)

تہیسیں پہا لیا۔ فلاسٹریٹ۔ جنڈار ڈنا اور دربار سی داخل ہوتے ہیں۔  
پہا لیا۔ یہ دونوں عاشق جو باتیں کرتے ہیں مجھکو کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں۔  
تہیسیں۔ یہ واقعات قابل تعجب ضرور ہیں لیکن ان میں ملدقت کم ہے۔ مجھکو ایسے پڑنے قصوں اور ہیروئوں کی داستانوں کا سہرگز یقین نہیں آتا۔ عاشقوں اور دیوانوں کا دماغ ایسا پر جوش ہوتا ہے اور ان کی قوت تخیل ایسی قوی ہوتی ہے کہ جو خیالات وہ قائم

کر لیتے ہیں کبھی عقل سلیم میں انکا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ دیوانہ۔ عاشق اور شاعر ہر وقت عالم خیال میں محو رہتے ہیں۔ ایک کو ہر وقت اتنے بھوت اور شیطان نظر آتے ہیں کہ تا مادہ خیر نہیں گئے۔ یہ تو دیوانہ ہے۔

دوسرا غلبہ شہینگی میں مصر کی سیاہ فام عورت کو سب زیادہ حسین سمجھتا ہو یہ عاشق ہو۔ شاعر اپنے کلام میں نفاست اور نزاکت پیدا کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ اور جس طرح وہم معدوم چیزوں کو وجود عطا کر دیتا ہے اسی طرح شاعر کا قلم اُنکے لئے مشکل و صورت اور جگہ تجویز کر دیتا ہے۔ خیال کی یہ تاثیر ہے کہ اگر کسی خوشی کا گمان آئے تو اس خوشخبری کا لالنے والا بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ یارات کو کچھ ڈر معلوم ہو تو جھاڑی رکھچھوٹا مسموم سبز نے لگتی ہے۔

ہیپالیڈیا۔ لیکن رات کے نام واقعات بیان کرنا اور اُنکے قلوب کافی الحقیقت بل جانا اور اس وقت تک اُسکا اثر باقی رہنا ایک ایسی شہادت ہے کہ یہ تمام داستان بے اصل نہیں ہو سکتی۔ مگر بہر حال یہ معاملہ عجیب ضرور ہے۔

تھیبیس۔ دیکھو وہ سب کیسے خوش خوش آ رہے ہیں۔

(السنڈر۔ ڈیوٹر۔ ہیریا۔ اور سلین دا غل ہوتے ہیں)

اے شریف دوستو تم کو خوشی نصیب ہوا اور تمہارے دل تازہ عشق و محبت کے لطف اُٹھائیں۔

السنڈر۔ خدا آپ کو ہر وقت اور ہر حال میں ہمے زیادہ خوش رکھے۔

تھیمیس۔ ابھی ہمارے سونے میں تین گھنٹہ کا وقفہ ہے۔ اس سخت وقت کے کاٹنے کے لئے کیا کیا تاشے ناچ رنگ ہمارے ملاحظہ کے واسطے تیار کئے گئے ہیں۔ ہمارا دار و فہم عشر کہان ہے ہیک کوئی تاشہ نہیں ہے؟ فلاسٹریٹ کو بلاؤ۔

فلاسٹریٹ میں ماحرجوں  
تھیمیس۔ کیا ان تاشے کے لئے کیا سرغاشے انتخاب کئے ہیں۔ اور یہ آہستہ آہستہ گزرنے والا وقت صرف کرنے کے لئے تم نے کیا سامان کیا ہے۔  
فلاسٹریٹ۔ چند تاشوں کا خزانہ مانر ہے ان میں سے انتخاب کر لیجئے۔  
(ایک ٹنڈر دیتا ہے)

تھیمیس۔ چند تاشوں کے نام پڑھنے کے بعد ایک مختصر اور طویل کھیل میں زوجان پریس اور اسکی مشونہ تھیمیس کا حال ہے۔ ایک ہنسائے والا پر غم تاشہ؟ ہنسائے والا اور پر غم خند اور طویل۔ یہ کیا منے؟ گرم برف اور سیاہ پالا۔ یہ اجتماع خندین کیسا؟  
فلاسٹریٹ۔ حضور یہ تاشہ دس بارہ لفظوں کا ہے اور اسے شہر ہے کہ میں نے ایسا چھوڑا تاشہ کبھی نہیں دیکھا لیکن وہی الفاظ فضول بھی ہیں کیونکہ کل تاشہ میں نہ کوئی لفظ درستی نہ کوئی اکثر کام سے قابل ہے اس لئے یہ تاشہ نہایت دشوار اور جھول بت۔

یہ تاشہ پر غم ہے۔ کیونکہ پریس بالآخر خود کشی کرتا ہے۔ اور جس وقت میں نے اس میں اور چھانو میرے بھی آنکھوں سے آنسو نکل آتے۔ تھیمیا اور بے اختیار منہ ہی سے اس قدر آنسو کبھی پھر نہیں نکلے تھے۔



تہیسیس۔ یہ تماشہ کرنے والے کون ہیں؟

فلا سٹریٹ۔ یہ دارالسلطنت کے اہل حرفہ ہیں جنہوں نے اب تک داغی محنت کبھی نہیں کی ہوگی۔ اور آپ کی شادی جشن میں پہلی بار اس تماشہ کے حفظ کرنے کی کوشش کی ہے۔

تہیسیس۔ ہم اسکو ملاحظہ کریں گے

فلا سٹریٹ۔ نہیں حضور یہ آپ کے دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کی دلچسپی ان کی نیک سیتی سے ہو کہ آپ کے خوش کرنے کیلئے انہوں نے کس نعت سے اس تماشہ کو یاد کیا ہے تو بیشک آپ کو لطف آئے گا۔

تہیسیس۔ میں اس تماشہ کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب سادگی اور وفاداری سے کوئی بات کی جائے تو اس میں عیب نہیں ہو سکتا۔ جاؤ ان ایکٹروں کو بلا لاؤ۔ لیڈیو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں (فلا سٹریٹ ہٹا رہا ہے)

ہیالٹا۔ مجھ کو غریبوں اور مفلسوں کا اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کرنا اور فضول تکلیف اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

تہیسیس۔ میری پیاری ملکہ۔ دیکھو انکو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

ہیالٹا۔ فلا سٹریٹ کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتے۔

تہیسیس۔ یہ ہماری اور بھی مہربانی ہوگی کہ ہم انکا شکریہ قبول اور بے عیب ادا کریں۔

ہاں لے لے یہی دلچسپی کافی ہے کہ ہم انکی غلطیوں کو سمجھیں گے اگر تماشہ میں کچھ نقائص ہوں تو ہم خیال کریں کہ کیا ہو سکتا تھا۔ اور یہ نہ خیال کریں کہ کیا ہوا۔ جہاں کہیں مجھ کو جانے کا اتفاق ہوا

بڑے بڑے فشی سرے لے مبارکباد لکھ لائے اور جس جگہ میں نے دیکھا کہ انکا بدن کا پٹنے لگایا رنگ زرد پڑ گیا یا غلط پڑھنے لگے۔ یا انکے گلے میں ایسے کانٹے لگے کہ وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ اور خاموش کھڑے رہ گئے۔ انکی اس خموشی سے بھی میں نے ایک سچی مبارکباد سمجھ لی اور انکے اس لحاظ و خموشی کا مجھ پر ویسا ہی اثر ہوا جیسا بڑے بڑے مقرر دنیا کا ہوتا ہے۔

میرے نزدیک محبت اور خموشی سب سے زیادہ مقرر ہیں۔

(فلاسٹریٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

فلاسٹریٹ۔ سنئے۔ تمہید پڑھنے ایک ایک کر آ رہا ہے۔

تہمیس۔ آئے دو۔

(پہلے قرنا کی آواز آتی ہے اور پھر کوئیں تمہید کیلئے آتا ہے)

تمہید۔ اگر آپ کو ہماری کوئی حرکت ناگوار ہو تو یہ نیک نیتی سے ہے اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ ہم رنج پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد آپ کو خوش کرنا ہے اور ہم اسی لئے مسخ ہوئے ہیں سب اکثر جو وہیں ادران کو دیکھ کر آپ کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

تہمیس۔ شیخ دم نہیں لیتا اور ایک ساتھ بولنا چلا جاتا ہے۔

الاسٹنڈر۔ اسکی حالت بالکل جنگلی گھوڑی کی سی ہے جو ٹھہرنے کا نام ہی نہیں جانتی۔ حضور اسوقت ایک بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ سرف بولنا کافی نہیں ہے بلکہ صبح بولنا ضروری ہے۔

میلٹن۔ شک اسکی تلخ اس طرح کی ہے جو باجا لیکر بیٹھے اور بے سمجھے ہوئے

آواز نکالتا جائے۔

تہیسیس۔ اسکی تقریر ایک پچپا رزہ خیر ہے جسکی سب کڑیاں ٹھیک ہیں مگر اُلجھ کر بیکار ہو گئی ہیں۔ اب کون آتا ہے؟

(پریس تہیسی۔ دیوار۔ چاندنی۔ اور شیر داخل ہوتے ہیں)

تہیہ۔ آپ ان لوگوں کو دیکھ کر تعجب کریں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں سمجھ جائیں گے۔ شخص پریس تہی۔ اور یہ خوبصورت عورت تب ہی ہے۔ یہ شخص جو چونا اور کیچڑ لئے کھڑا ہے دیوار تہی۔ وہ بڑی دیوار جو عاشق و معشوق کے درمیان حائل تھی اور جس کے سوراخ سے دونوں بہکا رہا ہو کرتے تھے۔ یہ شخص جو لائین۔ کتا۔ اور کانٹوں کی جھاڑی لئے کھڑا ہے چاندنی ہے۔ کیونکہ چاندنی رات میں عاشق و معشوق قبرستان میں جمع ہونا میووب نہ سمجھتے تھے یہ جنگلی جانور جسکا نام شیر ہے اتفاق سے اس قبرستان کے قریب تھا۔ اس شیر کی آواز سے ڈر کر تہی بھاگی اور اپنی چادر چھوڑ گئی۔ جسکو پڑا دیکھ کر پریس نے خیال کیا کہ تہی کا خون ہوا۔ اور غم و الم سے اپنی جان دی۔ باقی حال یہ سب لوگ اپنا خود بیان کریں گے۔

(تہیہ۔ پریس تہیسی۔ اور شیر جاتے ہیں)

تہیسیس۔ میں حیرت میں ہوں کہ یہ شیر بھی بولے گا یا نہیں۔

دیو پریس۔ حضور جب بہت سے گدھے بولتے ہیں تو ایک شیر کا بولنا کیا تعجب ہے؟

دیوار۔ اس تماشے میں یہ اتفاق پیش آیا کہ میں انسان سنی اسٹارٹ دیوار بنا ہوں اور میں

ایسی دیوار ہوں کہ مجھ میں ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ سے پریس اور تہیسی باتیں کرتے

ہیں۔ یہ چڑنا۔ کچھ اور پتھر ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی دیوار ہوں اور یہ وہ سوراخ ہے جس سے عاشق و معشوق ہم کلام ہوں گے۔

تھیلیس۔ کیا تمہارے نزدیک دیوار اس سے زیادہ عمدہ بول سکتی ہے؟  
ڈیمیسٹرس۔ بھوکا نہیں یا ہے کہ کسی دیوار نے ایسی تسخرانہ گفتگو کی ہو۔  
(پریس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

تھیلیس۔ پریس دیوار کے قریب آ رہا ہے ٹیپ ہو جاؤ۔

پریس۔ اے اندھیری رات تیرا رنگ کالا ہے۔ اے رات اب نہیں دن کا اُجالا ہے۔ کیا تجھ سے اپنا وہ بھول گئی اے پیار سی دیوار تو میرے آؤر تجھ سے کسی کے باپ کے مکان کے درمیان قائم ہو گئی۔ اے شیریں دیوار اپنا سوراخ دکھا۔

(دیوار انگلیاں اٹھاتی ہے)

اے طرحدار دیوار میں تیرا ممنون ہوا لیکن آج تجھ سے نظر نہیں آتی، اے برہمہاش دیوار تو نے دھوکا دیا تیرے پتھروں پر سخت ہو۔

تھیلیس۔ یہ دیوار تو صاحب ہوش و حواس بنے نہیں وہ بھی اس نعت کا عوض نہ لے۔

پریس۔ جی نہیں حضور "لغت ہو" تجھ سے کا مقررہ نشان ہے اور وہ ابھی ابھی یہاں آئے گی۔ وہ دیکھئے آ رہی ہے۔

(تھیلی دوبارہ داخل ہوتی ہو)

تھیلیس۔ اے دیوار تو نے اکثر غم و الم کے۔ نالے سنے ہیں میں نے اکثر تیری اینٹوں پر

پتھروں کا بوسہ لیا ہے۔

پریس۔ بچہ آواز معلوم ہوتی ہے اب میں سوراخ کے پاس جا کے تھبسی کی صورت دیکھوں گا۔  
تھبسی! تھبسی!!

تھبسی۔ میرے پیارے تو ہے!

پریس۔ اس دیوار کے سوراخ سے میرا بوسہ لے۔  
تھبسی۔ میں سوراخ چومتی ہوں مگر تیرے لب سے نہیں آتے۔  
پریس۔ کیا تو اس وقت مجھ کو قبرستان میں لے گی؟  
تھبسی۔ میں ابھی آتی ہوں۔

(پریس۔ اور تھبسی جلتے ہیں)

دیوار۔ اب چونکہ دیوار کا پارٹ ختم ہو گیا اس لئے دیوار جاتی ہے۔  
(جاتی ہے)

تھبسی۔ اب ان دونوں پڑوسیوں کے درمیان سے دیوار غائب ہو گئی۔  
دیوٹر۔ حضور دیوار سن رہی ہے۔

پیا لیٹا۔ ایسا بہودہ خطا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

تھبسی۔ جتنا شہ سچا ہو وہ بھی فقط ایک کھیل ہے۔ اور جو سب کی خواب ہو  
وہ بھی اچھا ہے اگر اپنے خیال سے اسکو درست کر لے۔

پیا لیٹا۔ یہ خیال آپ کا ہے۔ انکا نہیں ہے!

تہیسیس۔ اگر ہم انکا ویسا ہی خیال کریں جیسا وہ خود اپنا کرتے ہیں تو انکا خیال ابھو آدمیوں میں ہو جائے۔ دیکھو دوشرفین جانور آتے ہیں۔ ایک تو انسان ہے دوسرا شیر ہے۔  
(شیر اور چاندنی دوبارہ داخل ہوتے ہیں)

شیر۔ اے شریف لیڈیو۔ تمہارے نازک دل چوہے کی آواز سے بھی ڈھس گئے لگتے ہیں۔ اور شیر کا تمہارے سامنے آنا تو بڑی ہی خطرناک بات ہے اس لئے میں پہلے ہی بیان کو دیتا ہوں کہ میں اسنگ بڑھی ہوں۔ اور اگر میں دراصل شیر ہوتا تو جھکاؤ خود اپنی حالت پر نہ ہوتا تہیسیس۔ یہ نہایت شریف اور ایماندار جانور ہے۔

ڈیمیسٹر۔ کوئی جھگی درندہ اس سے زیادہ نیک نیت نہیں ہو سکتا۔  
لائڈر۔ یہ شیر بہادری میں مثل لومٹری کے ہے۔

تہیسیس۔ اور دورانڈیشی میں گیدڑ ہے۔

ڈیمیسٹر۔ جی نہیں لومٹری کو گیدڑ کو لیجاتی ہے۔ یہ شیر بہادری کے جوش میں اپنی دورانڈیشی کبھی نہیں بھولتا ہے۔

تہیسیس۔ اسکی دورانڈیشی بہادری سے سبقت نہیں لیجا سکتی۔ کیونکہ گیدڑ لومٹری سے نہیں جیت سکتا مگر اس ذکر کو جانے دو۔ دیکھو چاندنی کیا کہتی ہے۔

چاندنی۔ یہ لائین شاخ دار چاندکی مثال ہے۔

ڈیمیسٹر۔ اس شخص کو سینگ اپنے سر پر لگانا چاہئے تھے۔

تہیسیس۔ وہ ہلال نہیں ہے۔ اور اس سبب سے اس کی سینگیں قطریں ٹاپ

ہو گئی ہیں۔

چاندنی۔ یہ لائین چاند کی مثال ہے اور میں وہ آدمی ہوں جو چاند میں رہتا ہے۔  
تہیسیس۔ یہ بھی غلطی ہے۔ اس شخص کو لائین کے اندر بیٹھنا چاہئے۔

ڈمیٹرس۔ وہ شمع کے خوف سے اس کے اندر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ روشنی بھر کی ہوئی ہے۔  
پہا لیٹا۔ میں اس چاند سے تنگ آ گئی ہوں۔ کہیں جلد دفع ہو۔

تہیسیس۔ یہ چاند اب حالت زوال میں ہے۔ تھوڑی دیر اور صبر کرو  
لائسنڈرا۔ اے چاندنی کچھ اور بیان کر۔

چاندنی۔ مجھ کو یہ کہنا ہے کہ یہ لائین چاند ہے۔ میں چاند کا بڑھا ہوں۔ یہ کانٹوں کی جھاڑ  
میری جھاڑ ہے۔ اور یہ کتاب میرا کتاب ہے۔

ڈمیٹرس۔ یہ کیا؟ ان سب کو چاند کے اندر ہونا چاہئے تھا مگر چپ رہتے ہی آتی ہے۔  
(تہیسی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تہیسی۔ یہی وہ وعدہ کی جگہ ہے ابھی وہ قبرستان ہے! میرا پیارا کہاں ہے؟  
شیر۔ (خجتلے)

(تہیسی بھاگتی ہے)

ڈمیٹرس۔ شیر خوب چننا۔  
تہیسی۔ تہیسی خوب بھاگی۔

ہیپا لیٹا۔ چاند خوب چمکا دیکھو کس نفاست سے روشنی کر رہا ہے۔

(شیر تھہری کی چادر پلاتا ہے اور واپس جاتا ہے)

تہیسیس۔ یہ شیر کیا ہے! چومے کا کام کرتا ہے!

السنڈر۔ غرضیکہ شیر غائب ہو گیا۔

ڈیٹرس۔ اور ٹو۔ پرمس آیا۔

(پرمس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پرمس۔ اے خوبصورت چاند میں تیرا ممنون ہوں کہ توبے ایسا روشن۔ تیری روشنی میں کیونگا میں تھہری کا دشمن! اُف وہ! یہ کیا ہے! کیا میری آنکھیں دھوکا دیتی ہیں۔ اے! میں کیا دیکھتا ہوں؟ اے میری پیاری یہ تو تیری چادر خون سے تر ہے۔ اے دونخ کے شیطانوں! اے قہمت کے کارکنو! یہ لڑ بھی خاتمہ کر دو۔

تہیسیس۔ یہ غصہ اور الم! ایسے غریز کی موت۔ ہر شخص کے رنجیدہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔ ہیپا لیٹا۔ مجھ کو بھی اس شخص پر ترس آتا ہے۔

پرمس۔ اے صانع قدرت تو نے شیر کو کیوں بنایا؟ کیا اسی لئے بنایا تھا کہ آج وہ میری پیاری کا خاتمہ کر دے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ نہیں نہیں حسین تھی۔ اے آنسو مجھ کو تباہ کر دو۔ اور اے تلوار میرے دل میں گھس جا (خنجر اڑتا ہے) اس طرح میں اپنی جان دیتا ہوں۔ میں مر گیا۔ میں چلا۔ میں مرا۔ میری روح آسمان پہ جاتی ہے۔ میری آواز کی روشنی غائب ہوئی۔ میری آنکھ کی گویائی جاتی رہی۔ اے چاند بھاگ۔ (چاند جاتا ہے)



میں مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ مڑا ہوں۔ بس مڑ گیا۔

(مر جاتا ہے)

پہا لیٹا۔ یہ کیا؟ قبل اسکے کہ تھسی اپنے عاشق کی تلاش میں آئے چاند چلا گیا۔  
تھسیس۔ وہ تاروں کی روشنی میں چلی آئے گی۔ لبادہ آ رہی ہے۔ اور اسی کے رنج و غم  
پر قصہ ختم ہے۔

(تھسی دوبارہ دخل ہوتی ہے)

پہا لیٹا۔ غالباً ایسے پریمس کے لئے وہ بہت رنج و غم نہ کرے گی۔ بلکہ اختصار ملحوظ رکھے گی۔  
ڈمیٹرس۔ میرے نزدیک تو دو نوا جواب ہیں جیسے پریمس دیئے تھسی۔  
لائنڈر۔ اب اس نے پریمس کو دیکھا۔  
ڈمیٹرس۔ دکھ کیا کہتی ہے۔

تھسی۔ میرے پیارے تو سو رہا ہے۔ کیا تو مر گیا۔ اٹھ پریمس کچھ جواب دے۔ خاموش کیوں ہے۔  
مر گیا! کیا سچ ہے؟ تیری آنکھیں اب قبر میں رہیں گی۔ تیرے خوبصورت لب۔ ناک۔ گال۔  
سب غائب ہو گئے۔ تجھارے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گی (خجھراتی ہے) اے دوستو۔  
اب تھسی رخصت ہوتی ہے۔ اُس کی جان جاتی ہے۔ رخصت۔ رخصت۔ رخصت۔

(مر جاتی ہے)

تھسیس۔ جانہ فی اور شیر مردوں کے دفن کرنے کو ماتی رہ گئے ہیں۔  
ڈمیٹرس۔ اور دیو اور بھی باقی ہے۔

باطم۔ زندہ ہو کر) جی نہیں حضور وہ دیوار تو گر گئی۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل تھی۔  
 کیا اب آپ خاتمہ کی سیر کریں گی۔ یا ملک اطالیہ کا ناچ دیکھنا پسند کریں گے۔  
 تھیمیس۔ جی نہیں معاف رکھئے۔ آپ کے تماشہ کے لئے کسی خاتمہ کی ضرورت نہیں ہو۔  
 اور جس تماشہ میں سب انکیزمر جائیں اُس میں نتیجہ ناکم مٹانے اور معافی مانگنے کی حاجت  
 نہیں ہوتی میرا خیال ہے کہ اگر اس تماشہ کا مصنف خود پرسیں بنتا تو ہر سب کے کپڑوں  
 سے اپنے گلے میں پھانسی لگا لیتا تو یہ تماشہ نہایت درد انگیز ہو جاتا۔ مگر ہاں ہم کلک طانیکا  
 ناچ ضرور دیکھیں گے۔

(ناچ ہوتا ہے)

تھیمیس۔ اب آدھی رات آگئی۔ عاشقوا اپنی اپنی بارگاہ کا ماستہ لو۔ پروں کو منکھنے  
 کا وقت ہے چونکہ آج شب کو زیادہ جگے ہیں۔ اس لئے شاید کل دن چڑھے تک ٹھونے  
 کا اتفاق ہو۔ اس تماشہ نے یہ وقت خوب کاٹ دیا۔ دوستو۔ اپنے اپنے بستر پر جلوہ بھرا  
 قصد ہے کہ پندرہ دن تک اسی طرح جشن رہے۔

(سب باتے ہیں اور پک داخل ہوتی ہیں)

پک۔ اسوقت شیر اور بھیڑے چلا رہے ہیں۔ دن کے تھکے ماندے گسان مزے سے خراٹے  
 لے رہے ہیں۔ لکڑیاں جو شام سے جل رہی تھیں اب قریب ختم کے پہنچیں۔ اسوقت اُلو بول  
 رہا ہے۔ اور وہ بیمار جو شدت مرض میں موت کا منتظر بستر پر چا ہوا ہے۔ پس جانور کی آواز  
 سے کڑی مار کا قبر کا خیال کرنے لگتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ قبروں کو مہر کھل جاتے ہیں۔

اور بھوت پریت قبرستانوں میں غل جڑتے ہیں۔ ہم لوگ جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی تاریکی کی طرح غائب ہو جاتے ہیں اسوقت عیش کر رہے ہیں۔  
میرے بادشاہ نے حکم دیا کہ بے کہ میں دروازے کے پاس سے خاک صاف کروں۔  
تاکہ اس مبارک محل میں ایک چوہا بھی غل انداز نہ ہو سکے۔

(آبران اور بیٹیاں سہل بیان دہل ہوتے ہیں)  
آبران۔ اس تمام مکان میں پرستان کی روشنی کر دو۔ کیونکہ یہاں اب آگ کا اُجالا دھندلا ہو گیا ہے۔ اے تام پر لیا اور پرزادو اس وقت میرے ساتھ ناچو اور گاؤ۔  
بیٹیاں۔ پہلے چند بار گیت پڑھو اور پھر اس کی مشق کر کے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر ناچو اور اس گھر کو مبارک کر دو۔

(ناچ اور گانا)

آبران۔ اب طلوع صبح تک ہر پرہی اس محل میں پھرتی رہے اور ہم اسوقت بادشاہ کی خواب گاہ میں جاتے ہیں تاکہ اسکو برکت دے آئیں۔ اور اُسکی آئندہ نسل بھی مبارک ہو۔  
یہ تینوں نوجوان جنگی آج شادی ہوئی ہے۔ ہمیشہ اپنی بیویوں سے محبت کرتے رہیں گے۔ اُدھنکی اولاد تمام قدرتی نقائص سے محفوظ رہے گی۔ سب پریاں مقدس شبنم لیکر اس محل کے ہر سرکرہ میں جائیں اور اُسکو برکت دیں تاکہ اس گھر کا مالک ہمیشہ محفوظ رہے۔ دیر نہ کر دو۔ اپنا کام شروع کر دو۔ صبح جوتے مجھ سے ملنا۔

(آبران۔ بیٹیاں سہل بیان سنیاتی ہیں)

پک۔ اگر ہمارا تماشہ آپ نے ناپسند کیا ہو۔ تو صرف یہ سمجھ لیجئے کہ آپ یہاں سو گئے تھے اور یہ خواب تھا۔ آپ اس کھیل کی خواب سے زیادہ وقت نہ سمجھئے جس کی کچھ اصلیت نہیں ہم پر اعتراض نہ کیجئے۔ اگر آپ ہماری غلطیاں صاف کریں گے تو ہم خود اپنے درستی کریں گے۔ میں بحیثیت ایک ایماں دار جن کے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ ہمارے اس تماشے کی ہنسی نہ کریں تو ہم بہت جلد آپ کے سامنے کوئی دوسری چیز نفیس پیش کریں گے کہ آپ خوش ہو جائیں۔ اگر میں وعدہ وفا نہ کر رہا ہوں تو آپ مجھ کو چھوٹا سمجھئے گا۔

میں اب آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا آج کی یہ رات آرام سے بسر کرے۔ اگر آپ مجھ سے خفتا ہیں تو تاملی بجا کر شتر کا اظہار فرمائیے تاکہ یہ خاکسار راہن بھی شکریہ ادا کرے۔

(جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)





بہادر شاہ ظفر

کی

مفصل و مکمل سوانح عمری

مح

انتخاب کلام

مرتبہ

نشی امیر احمد صاحب علوی بی اے

امیر محل      کا کوری ضلع لکھنؤ  
پر نٹ      شاہد حسین      قیمت فی جلد عرصہ

مختار پٹر ٹنگ ورکس لکھنؤ